REGISTERD WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ - نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۴

شمارہ 16

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۲۰ پاؤنڈ یا ۳۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر:-
منیر احمد خادم
نائبین:-
قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

ہفت روزہ بدر قادیان ۲۰ اپریل ۱۹۹۵ء

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516-

۱۹ ذیقعدہ ۱۴۱۵ ہجری ۲۰ شہادت ۱۳۷۴ ہش ۲۰ اپریل ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

۱- میرا عقیدہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں عامۃ الناس پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسم کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں۔ اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص اب بھی کافر سمجھتا ہے۔ اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائیگا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ نمبر ۲۵)

۲- ختم نبوت کا راز

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا راز ہمارے مخالفوں نے ہرگز نہیں سمجھا جس طرح پر وہ ختم نبوت مانتے ہیں۔ اس طرح وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ ابتر قرار دیتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ اب اُبوّتِ جسمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں نفی کی ہے۔ اگر روحانی اُبوّت کا بھی سلسلہ جاری نہ ہوا تو کیا آپ آنحضرت کو ابتر مانوگے۔ ایسا ماننا تو کفر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اب اُبوّت روحانی کا سلسلہ جاری ہے جیسا کہ لفظ لکن ظاہر کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو نبوت یا رسالت ہوگی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ہوگی اب کوئی شخص الہام اور وحی اور روحانی فیوض سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے استفادہ نہ کرے۔ آئندہ نبوت کا فیض آپ کے ذریعہ اور مہر سے ملے گا۔

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۷ء)

۳- یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو ملا ہے

"میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ جو بجز سچے نبی کے پیروی کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا۔ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے اور جو کچھ ملا ہے اُس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ نمبر ۲۷۵)

جنوبی ہند ریجنل کانفرنس مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جنوبی ہند کی تیسری ریجنل کانفرنس مورخہ ۲۷-۲۸ مئی ۱۹۹۵ء بروز ہفتہ۔ اتوار مدراس میں منعقد ہو رہی ہے اس سے قبل پہلی ریجنل کانفرنس ۱۹۹۳ء کو بنگلور میں اور ۱۹۹۴ء کو ایرناکلم (کیرلہ) میں بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی تھی۔ احباب جماعت سے مودبانہ درخواست ہے کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی شامل کریں۔ مہمانان کرام کے قیام و طعام کا معقول انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ موسم کے مطابق بستر وغیرہ ہمراہ لائیں۔ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

محمد احمد امیر جماعت احمدیہ تامل ناڈ

Ahmadiyya Muslim Mission. 3. U.I colony, KODAMBAKKAM. MADRAS -600024

Resi:- 191, LLOYDS ROAD - P.O. GOPALAPURAM - MADRAS-600086

PHONE:- 8278538

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ شہادت ۱۳۷۴ ہش

کیا یہی خدمت اسلام ہے؟

ابھی چند روز گذرے ہم نے بدر کی ۶ اپریل کی اشاعت میں بعنوان پردے پیچھے کون سے عوامل کارفرما ہیں ایک طویل اداریہ تحریر کیا تھا اور ثابت کیا تھا کہ یہ شرپسند عنصر ملاؤں کا گروہ ہے جو شریعت کی آڑ میں معصوم لوگوں کی زندگیوں کو اجیرن بنا رہا ہے اور اُن کی زندگیوں سے کھیل رہا ہے۔ ہمارے اس مضمون کو حال ہی میں رونما ہونے والے ان دو افسوسناک واقعات سے تقویت ملی ہے جن پر آج کے اداریہ میں ہم روشنی ڈالیں گے۔

یاد رہے کہ چودہ سو سال قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں کچھ علماء بدترین مخلوق میں شامل ہوں گے اور فتنہ پھیلانے والے ہوں گے بعینہ اس زمانہ میں یہ پیشگوئی لفظاً لفظاً پوری ہوگئی علماء سو کا کردار ہمیشہ یہ رہا کہ یہ لوگ شرمناک حرکات کے مرتکب پائے گئے۔ معصوم اور شریف لوگوں کو محض خدائے واحد و یگانہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی پاداش میں ظلم وستم، جبر و تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔ مساجد میں عوام کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتے رہے اور ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگاتے رہے۔ یہاں تک قتل کا فتویٰ بھی جاری کیا۔ اس ضمن میں اب مزید دو شرمناک واقعات کی خبریں پڑھنے اور سننے میں آئی ہیں کہ:

۱ـ پاکستان کے صوبہ پشاور کے شہر "شب قدر" میں ایک احمدی کو پتھر مار مار کر شہید کر دیا گیا۔ اور ایک کو شدید زخمی کر دیا گیا۔ اس خبر کو روزنامہ جنگ لاہور نے دس اپریل کی اشاعت میں بی۔ بی سی کے حوالے سے اپنے پہلے صفحہ پر یوں سرخی لگائی ہے "شب قدر میں مرتد کے حمایتیوں پر مشتعل ہجوم کا حملہ ایک کو مار مار کر ہلاک کر دیا۔ مقتول کو لاٹھیوں ڈنڈوں اور گھونسوں سے مار مار کر ہلاک کیا گیا۔ نعش کے کپڑے اتار کر اس کے گلے میں رسی ڈال کر بازاروں میں گھسیٹا گیا علاقے میں زبردست کشیدگی۔ مقتول توہین رسالت کے ملزم کی ضمانت کے لئے آئے تھے۔" اس خبر میں یہ بھی لکھا ہے کہ "پولیس بپھرے ہوئے اس ہجوم کو رد کنے کے لئے کچھ نہ کر سکی بعد میں مقامی مذہبی رہنماؤں نے اس تشدد کے بارے میں کسی معذرت کی بجائے زیر حراست شخص کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔"

یہ ہے حال ملاؤں کا اور پاکستان کی قائم کردہ قانون شریعت کا۔

۲ـ دوسری خبر کے مطابق ہندوستان کے صوبہ مہاراشٹر کے شہر مالیگاؤں میں احمدیہ مسلم پر چار کوں پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں ۱۹ احمدی افراد شدید زخمی ہوگئے۔ دونوں واقعات ہی افسوسناک اور قابل مذمت ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ ایسے شرمناک واقعات پر عالمی سطح پر انصاف پسند اداروں کی جانب سے مذمت کی جاتی ہے۔ کیونکہ کسی مذہب کی تعلیم ایسی نہیں ہے جس میں کسی پر ظلم و زیادتی یا قتل و غارت لوٹ مار کی ہدایت دی گئی ہو۔ پھر جہاں تک مذہب اسلام کا تعلق ہے وہ تو دشمنوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے خود بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو ساری دنیا کے لئے پیکر رحمت تھے۔ آپ بلند اخلاق کے مالک تھے آپ کی ساری زندگی ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے ایسا حسین دلکش اور بے نظیر نمونہ رہتی دنیا تک کے لئے چھوڑا ہے کہ اگر اس کو اپنایا جائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی جائے تو ہرگز اس قسم کے المناک واقعات نہ ہوں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ان خشک مولویوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ان کی عقل میں یہ بات کیوں نہیں بیٹھتی یہ کیوں ایسے امور کے مرتکب ہو رہے ہیں جن سے مذہب اسلام کی بھی بدنامی ہو رہی ہے۔ اور غیروں کو اعتراضات کرنے کا بھی موقعہ مل رہا ہے۔

بتائیں تو صحیح کہ کیا کبھی خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ کرامؓ نے بھی اس قسم کے کام کئے؟ کیا مکہ یا مدینے میں کسی غیر مذہب والے کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا؟ کیا کبھی کسی غیر مذہب والے کو راہ چلتے چلتے گالیاں دی گئیں یا مارا پیٹا گیا ہرگز نہیں بلکہ ہر حال میں نیک سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی تھی اور ہمیشہ پیار و محبت کا سلوک ہی ان لوگوں سے روا رکھا گیا۔ اُحد کے موقعہ پر۔ بدر کے موقعہ پر۔ طائف کے موقعہ پر اور فتح مکہ کے موقعہ پر دشمنانِ اسلام نے کیا امید کی تھی اور ان سے کیا سلوک کیا گیا۔ کیا انہیں بے دردی سے مارا پیٹا گیا یا قتل کیا گیا یا حقوق سے محروم رکھا گیا۔ نہیں۔ دُنیا جانتی ہے کہ ہر موقعہ پر حضرت خاتم الانبیا فخر موجودات سرور دوجہان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے عفو اور درگذر سے کام لے کر رواداری کو قائم رکھا۔ پھر آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ اس مقدس دین کو دنیا میں بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا اسی کو خدمت اسلام کا فریضہ گردانتے ہیں؟

غالب کا شعر ایسے ہی لوگوں کے بارے صادق آتا ہے

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

ایک طرف خاتم النبیینؐ کے سچے عاشق ہونے کے دعویدار ہیں تو دوسری طرف ان کے کارنامے قرونِ اولیٰ کے اُن دشمنانِ اسلام سے مطابقت رکھتے ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو ذکر الٰہی اور تبلیغ اسلام سے روکا اور راستے میں روکاوٹیں کھڑی کر دیں۔

خدارا غور کریں اور سوچیں کہ آپ مع اپنی قوم اور معصوم لوگوں کے انتہائی خطرناک راستے کی طرف گامزن ہیں۔ خدا کا خوف کریں اور یہ بات یاد رکھیں کہ ابتداء سے لے کر آج تک جس نے جس دور میں بھی ایسی مذموم اور شرمناک حرکات کیں ان پر خدا کی شدید گرفت ہوئی۔ اور وہ نیست و نابود ہو گئے۔

بس ان مذموم اور قبیح حرکات کو دیکھ کر انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے اور اچانک دل و دماغ تاریخ اسلام کے ان نامور عظیم شہداء قرون اولیٰ اور شہداء احمدیت کی طرف جاتا ہے۔ جنہیں ظالموں اور سفاکوں نے بے دردی سے اذیت ناک تکالیف دے کر شہید کر دیا ہاں ان پاکیزہ روحوں کی طرف جنہیں ہر زمان و مکان میں اپنے ایمان و عقیدہ پر راسخ و ثابت قدم رہنے کی بنا پر خونی لبادہ پہنایا گیا۔ ان شیر دل بہادر مومنوں کی طرف جنہیں حق و صداقت پر نثار ہونے پر پابزنجیر کر کے سنگسار کیا گیا اور ذرہ بھر ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آسکی۔ ان شہداء کربلا سے لے کر آج تک خون ناحق میں نہانے والے جانباز دلیروں کی طرف جاتا ہے جن کا نمونہ آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہے گا۔

خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر — رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائیگا
ہر شہادت تیرے دیکھتے دیکھتے — پھول پھل لائیگی پھول پھل جائیگی

یس جہاں اور جس مقام پر بھی شہداء امت کا خون ٹپکا (باقی صـ۱۲ پر)

باني پولیمرز
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز
93-4028-5137-5206

طالبان دعا ـ
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ ایسٹ ٹنگرین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ارشاد نبوی ﷺ
اِجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ
(ہر نشہ آور چیز سے بچو)
(منجانب)
بشکریہ ازاراکین جماعت احمدیہ بمبئی

خطبہ جمعہ

جب تک ہم توحید کا ایک منظر اس زمین پر پیش نہیں کرتے اُس وقت تک حقیقت میں توحید کا غلبہ دُنیا پر آ ہی نہیں سکتا

ہر جماعت کے امیر کو مجلس عاملہ کا اجلاس بُلانا چاہئے۔ اس خطبے کی روشنی میں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان کا جائزہ لینا چاہئے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۹۵ء مطابق ۱۷ تبلیغ ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائی :-

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝
(الاحزاب : ۴۶ تا ۴۸)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی ہم نے تجھے گواہ اور نگران بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبریاں دینے والا بنا کے بھیجا ہے اور ڈرانے والا بنا کے بھیجا ہے "وداعیا الی اللہ" اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا "باذنہ" اسی کے حکم کے ساتھ "سراجا منیرا" اور ایسا سورج بنا کے بھیجا ہے جس نے لازما بالآخر کل عالم میں چمکنا ہے اور کل عالم کی روشنی اس تیری ذات ہی سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ کیونکہ سورج ہی سے سب دُنیا روشنی کا فیض پاتی ہے خواہ وہ مشرق کی دُنیا ہو یا مغرب کی۔ پس اس پیش گوئی کا رنگ بھی یہ تھا کہ کل عالم کے لئے جب تجھے بھیجا گیا ہے تو سراج تو ہی ہے خواہ وہ مشرق کی دُنیا ہو یا مغرب کی۔ جب تو ان پہ چمکے گا تو وہ نور پائیں گے جب تک وہ تجھ سے غافل رہیں گے ان کے سینے منور نہیں ہو سکتے۔ "ولبشر المومنین" اور وہ لوگ جو مومن ہیں، ایمان لے آئے، ان کو خوشخبری دے دو "بان لھم من اللہ فضلا کبیرا" کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

علم کے سلسلے میں جو میں نے خطبوں کا آغاز کیا ہے اس میں میں نے گذارش کی تھی کہ آئندہ انشاء اللہ یہ جو ایم۔ ٹی۔ اے کے بعض پروگرام ہیں ان سے متعلق میں خطبے میں بعض اہم امور بیان کروں گا مگر اس سے پہلے یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو بخاری کتاب العلم "باب فضل من علم وعلم" سے لی گئی ہے یعنی کتاب العلم ہے اور اس میں باب ہے اس شخص کا فضل، اس کا مرتبہ اور دوسروں پر اس کی فوقیت جو سیکھتا بھی ہے اور سکھاتا بھی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس سے متعلق میں پہلے چند احادیث بیان کر چکا ہوں اور اسی کی روشنی میں میں انشاء اللہ آئندہ آپ کو آپ کی ذمہ داریاں سمجھاؤں گا۔ حدیث یہ ہے:۔

عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَتْ ...... الخ۔

یہ جو حدیث ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "بعثنی اللہ" مجھے جو اللہ نے مبعوث فرمایا ہے "من الھدٰی والعلم" ہدایت میں سے دے کر اور علم میں سے کچھ عطا فرما کر۔ یہ "من" کا جو لفظ ہے یہ بعض دفعہ کچھ کے لئے استعمال ہوتا ہے بعض دفعہ بہت بڑا ایک حصہ عطا کیا ہو تو اس کے لئے بھی محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ اس میں سے یعنی میں اس کا ترجمہ یوں سمجھتا ہوں کہ "من الھدٰی والعلم" کہ بہت بڑی ہدایت اور بہت بڑے علم سے جو کچھ مجھے عطا ہوا ہے "کمثل الغیث" اس لئے یہ ترجمہ درست ہے کہ آگے مثال غیث کی دی جا رہی ہے۔ بظاہر "من" کا مطلب ہے اس میں سے کچھ۔ مگر اتنا عطا فرمایا ہے کہ جیسے موسلا دھار بارش برسے، بڑی کثرت کے ساتھ۔ "اصاب ارضا" اور وہ زمین کو پہنچے اور زمین کو اپنے فیض سے بھر دے۔ یہ بیان فرمانے کے بعد کہتے ہیں مگر زمینیں تین قسم کی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو نقی ہیں، جو صالح ہیں۔ ان میں چیز کو قبول کرکے اس کے فیض کو اپنی ذات میں جاری کر کے اور فیض رساں بننے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ پس وہ لوگ جو میری بات کو سنتے ہیں اسے قبول کرتے ہیں جذب کرتے ہیں اور ان سے پھر نئی روئیدگی پیدا ہوتی ہے اور میرے عطا کردہ علم کا فیض پھر وہ باقی دُنیا کو پہنچاتے ہیں ان کی مثال اسی زمین کی سی ہے جو بیان کی گئی ہے کہ وہ صالح ہے، پاک زمین جس پر جب خوب بارش برسے تو اس کے پانی کو جذب کرتی ہے اور اس کو پھر نئے نئے فائدوں میں تبدیل کرتی چلی جاتی ہے۔

اب زندگی بخش پانی ہی ہے مگر جو اچھی مٹی، زرخیز مٹی ہے جب اس میں وہ پانی ملتا ہے تو ضروری نہیں کہ بعینہٖ اسی طرح سے پانی کا فیض پانی کی صورت میں دے بلکہ پانی کے ساتھ زندگی کے جتنے مصالح وابستہ ہیں وہ سارے مصالح یعنی مصلحتیں اور فوائد وہ مٹی اپنی ذات میں ملا کر بنی نوع انسان کے لئے جاری کر دیتی ہے۔ پانی میں حیات ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خالی پانی پی کے انسان زندہ رہ سکتا ہے۔ پانی میں تمام حیات کے آغاز کا مادہ ہے اس کو برقرار رکھنے کا مادہ ہے، زندگی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا

صورتوں میں باہر نکالنے کا مادہ ہے۔ پس یہ عظیم مثال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ان اپنے غلاموں کی دی ہے جو زرخیز مٹی کی طرح پانی کو قبول کرتے ہیں پھر پانی ہی کے فیض کو ہر قسم کی دوسری ضرورتوں میں تبدیل کر کے وہ بنی نوع انسان کے لئے جاری کرتے ہیں۔

اور کچھ ایسی زمین ہیں جو قبول نہیں کر سکتی مگر گویا وہ نیچی ہے۔ اس میں تکبر نہیں ہے، انکسار پایا جاتا ہے، وہ نچلی زمین ایسی ہوتی ہے جس کی طرف پانی بہتا ہے اور وہ اسے سنبھال لیتی ہے۔ اس میں آپ چونکہ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی اس لئے وہ اس پانی کی تبدیل شدہ صورت میں جو مزید منفعتوں کے ساتھ دُنیا کو دیا جاتا ہے اس صورت میں اس پانی کو دُنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتی۔ کوئی روئیدگی نہیں نکالتی، کوئی سبزہ نہیں پھوٹتا، کوئی پھل پیدا نہیں ہوتے مگر امانت دار زمین ہے۔ اس میں انکسار پایا جاتا ہے اور نچلی زمینوں کی طرف پانی بہتا ہے تو پھر وہ اسے محفوظ کر لیتی ہیں۔ فرمایا وہ خود اس سے اس طرح استفادہ نہیں کر سکتیں مگر اور آنے والے آتے ہیں جب بارشیں ختم ہو جاتی ہیں تب بھی اس زمین سے لوگ اپنے ڈولوں میں پانی بھرتے ہیں اور اس کا فیض کھیتوں کی صورت میں بھی دوسری جگہ جاری ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرح بھی بنی نوع انسان کے لئے فوائد اس پانی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں تو یہ بھی ایک زمین ہے۔ خود محروم ہونے کے باوجود کیونکہ ان کی صلاحیت نہیں ایسے لوگوں کو اور بسا اوقات ہمیں انسانی زندگی میں ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں، منکسر ہیں، بے علم ہیں، ذہنی صلاحیتیں بھی زیادہ نہیں مگر تقویٰ شعار لوگ ہیں۔ عاجزی پائی جاتی ہے، جو کچھ کہا جاتا ہے اسے سنبھال لیتے ہیں، وہ خود اگر فائدہ نہ اُٹھائیں تو کثرت کے ساتھ بنی نوع انسان کے فائدے کا موجب بنتے ہیں۔

مگر فرمایا ایک وہ بدنصیب زمین ہے جو سنگلاخ ہے نہ قبول کر کے خود فائدہ اٹھا سکتی ہے نہ کسی اور کے لئے وہ پانی رکھتی ہے۔ آج پانی برسا کل خشک ہو گئی اور کوئی نشان بھی پھر تری کا اس میں دکھائی نہیں دیتا۔ تو فرمایا یہ تین قسم کے لوگ ہیں جن کے لئے میں مبعوث ہوا ہوں۔ یعنی میں تو مبعوث ہوا ہوں کل عالم کے لئے مگر تین قسم کے لوگ ہیں جن سے مجھے واسطہ پڑتا ہے اور بہترین وہی ہیں جو فرمایا مومن ہیں، جو سچے مومن ہیں میرے مخلص غلام ہیں وہ خود بھی بہت فائدہ اٹھاتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے بھی ان سے بکثرت فائدے وابستہ رہتے ہیں۔

علم کے مضمون میں یہ حدیث بہت ہی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ فضیلت اس شخص کی بیان ہو رہی ہے۔ حضرت امام بخاری نے باب یہ باندھا ہے "فضل من علم وعلّم" اس شخص کا فضل جو خود بھی سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔ وہ اس مثال کی طرح ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے دی ہے۔ تو حضرت امام بخاری بہت ہی زیرک تھے اور احادیث کی تفسیر بھی ساتھ ساتھ ایک دو لفظوں میں بیان فرما دیتے تھے۔ بعض لوگ بڑی بڑی تقریریں ان حدیثوں پر کرتے ہیں بعد میں لکھتے بھی ہیں مگر حضرت امام بخاری کے دو کلمے اس حدیث کی روح تک پہنچتے ہیں اور اس کو اُجاگر کر کے دُنیا کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ گویا خود ان کی مثال بھی اسی زرخیز سرزمین کی سی تھی جو پانی کو قبول کرتا ہے پھر اسے جذب کر کے اس کی روح تک پہنچتا ہے۔ اس کو بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے ان کے سامنے ایسی صورت میں پیش کرتا ہے کہ وہ سمجھ سکتے ہیں اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

یہ جو ٹیلی ویژن کا نظام ہے اس سلسلے میں میں آپ سے گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ذہن میں جو نقشہ ہے وہ ایک عالمی اوپن یونیورسٹی کا نقشہ ہے اور وہ تمام علوم جو بنی نوع انسان کے فائدے کے علوم ہیں میں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں اس اعلیٰ مقصد کی خاطر جس کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا گیا۔ آپ کے علوم کا سورج تمام دُنیا میں روشن ہو اور تمام دُنیا پہ چمکے اور آپ کا پانی جو بکثرت برستا ہے وہ نہ ختم ہونے والا پانی ہے وہ ہماری حقیر اور ادنیٰ نظر آنے والی جماعت کے ذریعے جس کو خدا نے فضیلت بخشی ہے، حقیر تو دکھائی دیتے ہیں دُنیا کو مگر اللہ نے ان کے سپرد وہ عظیم کام فرما دیا ہے جو تمام فضیلتوں کا منبع ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر بارش کی طرح نازل ہونے والے علوم کو تمام دُنیا میں پہنچایا جائے۔ یہ وہ کام ہے جس میں ایم۔ ٹی۔ اے جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ ہے اس نے اہم فریضہ ادا کرنا ہے اور کسی حد تک شروع کر چکی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ جو اس سلسلے میں میں ہدایتیں دیتا ہوں وہ بظاہر یوں لگتا ہے کہ بعض ایسی زمینوں پہ پڑی ہیں جن پہ پانی پڑا اور بہہ گیا۔ اور انہوں نے دوسروں کے لئے محفوظ بھی نہ رکھا اور بعض ایسی زمینیں ہیں جو محفوظ رکھ لیتی ہیں، لوگ فائدہ اٹھا لیتے ہیں مگر وہ خود جیسا کہ کہا گیا ہے انتظامیہ اس طرح مستعدی سے نہ اس پر عمل کرتی ہے نہ عمل کرواتی ہے۔ اور بعض بڑی زرخیز زمینیں بھی ہیں۔

اس ضمن میں جب میں نے یہ مضمون اس تعلق میں سوچا تو میں نے اور غور کیا تو پتہ چلا کہ در اصل یہ مثال جماعت پر صادق نہیں آتی صرف منتظمین پر صادق آتی ہے۔ کیونکہ میرا وسیع تجربہ یہ ہے کہ جماعت ساری کی ساری زرخیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ جماعت بے وفاؤں کی جماعت نہیں ہے۔ ہر نیک کام پر بڑی مستعدی سے لبیک کہنے والی جماعت ہے کبھی بھی انہوں نے نیکی کے بلاوے پر پیٹھ نہیں پھیری بلکہ لبیک کہتے ہوئے مشکل کاموں میں بھی یوں لگتا ہے کہ اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لینے کے لئے ہمیشہ مستعد ہے۔ پس اس پہلو سے میرا وسیع تجربہ ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ جہاں بھی انتظامیہ کی کمزوری کی وجہ سے یوں محسوس ہو کہ زمین زرخیز نہیں رہی اور اس طرح جواب نہیں دے رہی جیسے بارش کا جواب زرخیز زمینیں دیا کرتی ہیں تو قصور ہمیشہ اس ایک آدھ انسان کا یا ایک دو یا چند آدمیوں کا ہوا کرتا ہے جو بیچ میں بیٹھ رہتے ہیں اور اپنی پوری ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی یا صلاحیت نہیں رکھتے یا ان کی غفلت حائل ہو جاتی ہے۔

یوں سوچتے ہوئے مجھے یاد آگیا کہ میرا بھی زمینداری کا تجربہ ہے اب جو نئی نئی مشینیں بنی ہیں ان میں بیجوں کی مشینیں بھی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کے حالات مختلف ہیں ان کی مٹی اور طرح کی ہے بعض مٹی کیچڑ جلدی بن جاتی ہے اور بظاہر سوہاگے کے بعد ٹھیک دکھائی دیتی ہے مگر نالیوں میں پھنسنے لگ جاتی ہے۔ یہاں میں نے دیکھا ہے یورپ میں بھی امریکہ میں بھی وہ مشینیں جو بیج کی مشینیں ہیں وہ بالکل صاف بیج پھینکتی جاتی ہیں اور اگر کہیں نالیوں میں کچھ پھنستا ہوگا تو وہ لوگ اچھے تربیت یافتہ ہیں وہ دیکھتے رہتے ہیں کہیں کوئی نالی خالی تو نہیں پھر وہ اتر کر اس کو جھاڑ کر ٹھیک کر لیتے ہیں۔ تو بعض دفعہ جو بیج ڈالنے والی مشینیں ہیں ان کی نالیاں بند ہوتی ہیں اب وہ زمین کو کوسا جائے تو یہ تو جائز بات نہیں ہوگی۔ بعض دفعہ جلدی پتہ لگ جاتا ہے بعض دفعہ کچھ عرصے کے بعد جب کہ بیجنے کا موسم ہی گزر جاتا ہے پھر پتہ چلتا ہے پھر زمیندار کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو ایسی جماعتیں بھی ہیں جہاں بعض منتظمین رستے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور جماعتیں مستعد ہیں لیکن کام نہیں ہو رہا جس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں پر انحصار کیا گیا تھا اُنہوں نے اس انحصار کے تقاضے پورے نہیں کئے۔

اب تک جو یاد دہانیاں کروائی گئیں جماعتوں میں ان میں سب

سے زیادہ میرے لئے کوفت کا موجب جرمنی کی جماعت بنی کیونکہ بڑی مستعد ہے، بڑی قربانی کرنے والی ہے اور ایم۔ٹی۔اے کا سب سے بڑا بوجھ جرمنی کی جماعت نے اٹھایا ہوا ہے تو ایم۔ٹی۔اے سے استفادہ سے ہی وہ محروم رہ جائے تو گویا ان کی مثال اس بیج والی زمین کی سی بن جائے گی جو پانی اکٹھا تو کرتی ہے اور لوگ تو فائدہ اٹھا لیتے ہیں مگر خود فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ جرمنی کی جماعت اس مثال پہ اپنے لئے راضی رہے اگرچہ حادثتاً یا اتفاقاً یہ مثال ان پر صادق آرہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امیر صاحب چونکہ جرمن بولنے والے امیر ہیں، بے حد مخلص، فدائی، منکسر المزاج، بے حد محنتی مگر بعض دفعہ وہ لوگ جو اردو دان ہیں یا پنجابی بولنے والے ہیں ان کی وہ ٹیمیں بناتے ہیں، اس اعتماد پر کہ اچھا کام کرنے والے ہیں اور وہ پھر آگے اس کام پر بیٹھ رہتے ہیں۔ پھر ان کی مدد کرنی پڑتی ہے ان کو سمجھانا پڑتا ہے کہ اس ٹیم کو بدلیں کوئی اور ٹیم لے آئیں۔ بعض دفعہ ان کی مجلس عاملہ میں بیٹھ کر خود تبدیلیاں کروائی گئیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی جماعت جو پہلے غیر مستعد نظر آتی تھی اچانک اس میں جان پڑ گئی۔ "والصبح اذا تنفس" کی صورت ہیں جس طرح صبح جاگ اٹھتی ہے اسی طرح وہ صبح کی طرح روشن جماعتیں تھیں مگر صبح کے وقت سوئی ہوئی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑا فضل فرمایا۔ یہ جو کام ہے اس میں بھی معلوم ہوتا ہے کوئی ایسی ہی ٹیم امیر صاحب اور جماعت کے درمیان پڑی ہوئی ہے جو کاموں پر بیٹھ گئی ہے اور جرمنی کی جماعت کو یہ دن دیکھنا پڑا کہ بار بار موقع دینے کے باوجود میں ٹالتا رہا اس مضمون کو ذرا ٹھہر کے کروں تاکہ مجھے جرمنی سے خوش کن رپورٹ آجائے لیکن افسوس کہ یہ میری خواہش پوری نہ ہو سکی اس لئے امیر صاحب کو اب تبدیلی کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں جن کے متعلق میں اخلاقی خطبات میں نصیحت کر چکا ہوں بہت بڑے بڑے فوائد کے رستوں میں حائل ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ چھوٹا دل رکھتے ہیں۔ ایک آدمی اچھا کام کر رہا ہے امیر کے زیادہ قریب آگیا ہے تو اسی سے حسد شروع ہو جاتا ہے، ایسی باتیں شروع ہو جاتی ہیں جس سے امیر کا دل بھی کھٹا ہوتا ہے کہ یہ تو اسی کی باتیں سنتا ہے گویا کہ اس کو امیر بنا رکھا ہے۔ ایک ایسا شخص وہاں موجود ہے مبشر باجوہ کے نام سے مشہور بھی ہے اور بدنام بھی۔ مشہور تو ان لوگوں کی نظر میں جو جانتے ہیں کہ نیک انسان، خدمت گذار۔ آج تک میں نے جتنے کام سپرد کئے ہیں سب سے زیادہ مستعدی سے جرمنی میں مبشر باجوہ نے وہ کام کئے ہیں۔ کبھی کوئی شکوہ نہیں۔ کبھی بعض دفعہ یاددہانیوں کی بھی کوئی ضرورت نہیں پڑتی۔ یاد آیا تو پوچھا تو پتہ چلا کہ کام ہو چکا تھا لیکن رپورٹ میں ذرا کمزور ہیں مگر بہت عمدہ کام کیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب کہ امیر صاحب ان پر بہت بنا کرتے تھے اس لئے کہ آپ جانتے تھے کہ نیک، مستعد اور صحیح مشورے دینے والا اور متفرق کام جو بھی سپرد کریں وہ مستعدی سے کرتا ہے لیکن چونکہ ان کی بیوی کا عزیز بھی ہے اس لئے بعض چھوٹے دل والوں نے چھوٹی باتیں شروع کر دیں کہ لوجی یہ تو گھر کا راج بن گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں "سالا آ گیا ہے گھر والا" یا "سالی آ گئی ہے گھر والی" تو انہوں نے امارت ہی بانٹ کے آدھی مبشر کے سپرد کر دی حالانکہ ہرگز ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ میں نے امیر صاحب سے کہا یہ چھوٹے دل والے اگر اعتراض کرتے ہیں تو چلیں کچھ دیر کے لئے کبھی کبھی مشورہ لے لیا کریں ورنہ اس بیچارے کو الگ چھوڑ دیں اور وہ امور جن میں یہ خاص طور پر ممد تھے ان میں کمزوری آگئی۔ اب میں یہ نہیں کہتا کہ اس کام پر مبشر کو مامور فرمائیں۔ یہ امیر کا کام ہے وہ خود دیکھے مگر جو بھی اس کام میں روک بن کے بیٹھے ہوئے ہیں وہ مجھے منظور نہیں ہیں اب نئے آدمی مقرر کریں اور میں آپ کو مثالیں دوں گا کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی جماعتیں جن میں زیادہ وسائل بھی نہیں ہیں چونکہ ان کے کام کرنے والے مخلص اور فدائی تھے، عاجز تھے اور جو ہدایت دی گئی اس کو قبول کیا اس سے ان کے کم ہونے کے باوجود بہت ہی نیک نتائج ظاہر ہوئے۔ اتنے کہ میری توقع سے بھی بڑھ کر۔

ایک اس کی میں جو آپ کے سامنے مثال رکھتا ہوں ان کے لئے دعا کی بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں بڑے کام وہاں ہونے والے ہیں بڑے اہم کام ہیں جو آئندہ جماعت کی ترقی پر اثر انداز ہوں گے۔ وہ مصروف ہیں لیکن کچھ روکیں ان کی راہ میں حائل ہیں۔ وہ ناروے کی جماعت ہے۔ ناروے کے امیر صاحب زیادہ دینی لحاظ سے خاص تعلیم یافتہ آدمی نہیں ہیں لیکن انکسار ہے اور اطاعت کا بڑا مادہ ہے۔ جو سنتے ہیں من وعن اسی طرح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سالہا سال سے، دس گیارہ سال سے تو یہاں آکے بھی دیکھ رہا ہوں کہ نارویجین زبان میں قرآن کا ترجمہ نہیں ہو رہا تھا۔ مشکل یہ تھی کہ وہ جو ایک مخلص نارویجین جن کے اخلاص میں کوئی شک نہیں وہ دوسرے کاموں میں اتنے مصروف اپنی روز مرہ ذمہ داریوں کے علاوہ جماعتی خدمتوں میں بھی کہ ان کے اکیلے کی بس کی بات نہیں تھی۔ دوسرے وہ محتاط بہت ہیں۔ جب تک پوری طرح مضمون نہ سمجھ آجائے وہ آگے ترجمہ نہیں کرینگے یہ یقین پوری طرح نہیں کہ میں قرآن کے ترجمے کا حق بھی پوری طرح ادا کر رہا ہوں کہ نہیں۔ تو بہت لمبا عرصہ گزر گیا ترجمہ ہو نہیں رہا تھا۔ میں نے امیر صاحب سے کہا کہ میں جب دورے پر جاتا رہا ہوں تو میں نے محسوس کیا ہے کہ نئی ایسی نسل احمدی نوجوانوں کی لڑکوں اور لڑکیوں کی ابھر آرہی ہے جو بہت ہی اچھے زبان دان ہیں اور اردو بھی اچھی بھلی آتی ہے۔ لیکن نارویجین میں تو یہ حال ہے کہ بہت سے ایسے ہمارے بچے ہیں جو نارویجین سے ہمیشہ نارویجین زبان میں زیادہ نمبر لے جاتے ہیں اور ان کے اساتذہ بھی حیران ہوتے ہیں ہیڈ ماسٹرز لکھتے ہیں ان کے والدین کو کہ عجیب قسم کا لڑکا ہے باہر سے آیا ہے اور ہمارے سارے نارویجینز کو نارویجین زبان میں beat کر گیا ہے یا ایسی بچیاں بھی بہت ہیں۔ تو میں نے کہا اللہ نے آپ کو صلاحیت عطا فرمائی ہوئی ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ طریقہ ان کو میں نے یہ سمجھایا کہ اچھی بچیاں، ایک ٹیم ان کی بنائیں، اچھے بچوں کی ایک ٹیم بنائیں ان کے ساتھ جو وہاں سے ایسے لوگ آئے ہوئے ہیں جو دینی علم رکھتے ہیں کچھ نہ کچھ اور اردو زبان پر ان کو خوب محاورہ ہے ان کی ٹیم میں ان کو داخل کریں نگران کے طور پر۔ وہ ترجمہ اپنی نگرانی میں کروائیں اور پھر ان کو سننے کے بعد تسلی کریں کہ واقعتاً وہ مفہوم ہمارے اردو تراجم سے منتقل ہوا ہے کہ نہیں۔ پھر مربی صاحب یا دوسرے صاحب علم جو لوگ ہیں ان کو ان پر نگران بنائیں وہ پھر ان کو دیکھیں۔ پھر ان کی آپس میں اکٹھی MEETINGS ہوں وہاں ترجمے پڑھے جائیں اور ایک دوسرے کو مشورے دیں۔ میں نے کہا یہ بہت محنت کا کام ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ہو سکتا ہے اور ایک سال کا عرصہ ان کو میں نے دیا تھا وہ چھ مہینے میں ہی مکمل کر دیا ہے۔ اور ایسا اعلیٰ پائے کا ترجمہ کیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ میں نے احتیاطاً یہاں کی جو ماہر کمپنیاں ہیں جو تراجم کے اوپر حرف آخر سمجھی جاتی ہیں ان کو وہ ترجمہ بھجوایا انہوں نے کہا کہ کوئی ہمیں اس میں نقص نظر نہیں آتا۔ قرآن کریم کے عین مطابق جیسا کہ نارویجین میں ہونا چاہئے تھا ویسا ہی ترجمہ ہے لیکن ابھی وہ اور بھی پالش کر رہے ہیں۔ بعض ایسے مشکل مقامات ہیں جہاں میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ تسلی کر لی جائے تو ناروے کی جماعت چونکہ اس بہت ہی اہم فریضے میں مصروف تھی اور انہوں نے حیرت انگیز اعجاز دکھایا ہے اطاعت اور اس کے نتیجے میں خدمت کا پھل حاصل کرنے کا اس لئے ان کو میں نے ان چیزوں میں یاد دہانی

نہیں کرائی جن کے متعلق میں جماعت کو بار بار کہہ رہا ہوں کہ خدا کے لئے جلدی ذمہ داری سے بعض کام سر انجام دیں۔

ان پروگراموں میں چار ایسے پروگرام ہیں بلکہ پانچ جن کے متعلق بارہا جماعت کو سمجھایا ہے کہ آپ ٹیمیں بنائیں اور جب تک آپ یہ کام نہیں کریں گے ہماری ایم۔ٹی۔اے۔ حقیقت میں پورا فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔ اب تک زیادہ تر فیض پانے والے اردو دان ہیں یا کچھ انگریزی دان کبھی کبھی ہو جاتے ہیں لیکن دنیا کی مختلف قومیں، مختلف زبانیں بولنے والے احمدی بکثرت بڑھ رہے ہیں اور وہ سارے کے سارے زبان نہ جاننے کی وجہ سے محروم بیٹھے ہیں۔ اب بنگال ہے۔ بنگلہ دیش کی جماعت بہت اچھی ہے لیکن بعض وہاں مربیان ہیں جو معلوم ہوتا ہے بہت ہی سست ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو مستعد ہیں مگر شاید ان کے سپرد یہ کام نہیں کیا گیا۔ اب میں نام تو نہیں لوں گا یہ تو ناجائز ہے کہ واضح کردوں کہ میرے نزدیک کون سست ہے اور کون مستعد ہے لیکن ہے ایسا ہی واقعہ۔ اور اتنے ہیں کہ اگر وہ چاہتے تو سارے پروگرام ساتھ کے ساتھ آسانی سے بنگلہ دیشی زبان میں ڈھل سکتے تھے اور بڑی سخت ضرورت ہے کہ بنگال میں بنگالی زبان میں ایم۔ٹی۔اے۔ کے ذریعہ لوگوں تک پہنچا جائے۔ میں نے ایک جائزہ لیا چونکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ نصیحت کرکے انسان سمجھتا ہے کہ یہ عمل ہو گیا ہوگا لیکن جب جائزہ لیں تو کچھ اور بات نکلتی ہے۔ پاکستان سے جانے والوں میں سے ایک کے سپرد یہ تھا کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ کیا حال ہے اور ایک کو میں نے کہا بھی نہیں تھا از خود وہ ماشاء اللہ اتنے ذہین ہیں کہ خود ہی انہوں نے جائزہ لیا۔ دونوں کا جواب ایک ہی ہے کہ باوجود اس کے کہ بڑی محنت سے جماعت نے ڈش انٹینا لگائے، جماعتوں میں مہیا ہو گیا لیکن بہت کم دیکھ رہے ہیں اور بہت کم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ غیر احمدی از خود دیکھ رہے ہیں لیکن احمدیوں میں بہت کم ہیں۔ جب اس کی تحقیق کی تو پتہ چلا کہ بنگلہ زبان میں ان کا ترجمہ ہوتا نہیں ہے تو وہ کیا کریں بے چارے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آتی یعنی تبرکاً بیٹھ جاتے ہیں سامنے بس۔ کچھ ثواب حاصل کرکے چلے جاتے ہیں لیکن علمی فائدہ، دینی فائدہ ان کو اور کچھ نہیں پہنچتا۔ جو دیکھنے والے ہیں وہ وہ ہیں جن کو یا اردو آتی ہے یعنی غیر احمدی جو ہم نے جائزہ لیا ہے یا انگریزی دان ہیں بعض ان میں سے بہت محظوظ ہو رہے ہیں اور بعض اپنے خط بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے یہ دیکھا ہے پروگرام بہت ہی فائدہ اٹھایا ہے۔ مگر جن کی اصل غرض تھی کہ جماعت کی تربیت ہو جائے اس سے محرومی ہے اور بار بار یاد دہانی کے باوجود ابھی تک ان کی طرف سے کوئی بنگلہ پروگرام نہیں آ رہا۔ اب یہ وعدہ ملا ہے کہ ہم نئے پروگرام بنائیں گے۔ نئے تو بنائیں گے جو پہلے بن چکے ہیں ان کا کیا بنا؟ ان میں سب سے اہم ضرورت خطبات کے ترجمے کی ہے کیونکہ خطبات کے ذریعے ایک عالمی جماعت ایک نفس واحدہ کی طرح تیار ہو رہی ہے اور یہ بعثت ثانیہ میں نفس واحدہ دوبارہ بننا بہت ہی ضروری ہے۔ جب تک ہم توحید کا ایک منظر اس زمین پر پیش نہیں کرتے اس وقت تک حقیقت میں توحید کا غلبہ دنیا میں ہو نہیں سکتا۔ اور ساری جماعت کا مزاج ایک ہونا چاہئے، ساری جماعت کی سوچیں ایک طرح ہونی چاہئیں، ان کے اخلاق ایک جیسے ہونے چاہئیں اور دینی بنیادی علم میں سب کو کچھ نہ کچھ حصہ ملنا چاہئے۔ اور ایم۔ٹی۔اے۔ کے ذریعے یہ کام آسان ہو گیا جو بالکل ناممکن دکھائی دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جہاں یہ آواز پہنچ رہی ہے اللہ لوگ فائدے اٹھا رہے ہیں ایک جگہ سے نہیں ساری دنیا سے کثرت سے بعض ایک کہتے ہیں کہ ہم تو احمدی سمجھا کرتے تھے اپنے آپ کو، مگر احمدی تو اب بنے ہیں جب ہم نے ایم۔ٹی۔اے۔ کے پروگرام دیکھنے شروع کئے ہیں اب ہمیں پتہ لگا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے اور اسلام کی عظمت کس کو کہتے ہیں۔

تو یہ پروگرام ایسے نہیں ہیں جن کو آپ خفیف نظر سے دیکھیں یہ ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آسمان سے فیض اترا ہے اور اسے ہمیں ہر حالت میں کامیاب بنانا ہوگا۔ پس جو پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں ان کے ان کی زبانوں میں ترجمے اگر نہیں ہوں گے تو ہم کیسے ان قوموں کو فیض پہنچا سکیں گے۔ اور بنگال میں تو ویسے ہی مولویوں نے بڑی سخت مہم شروع کی ہوئی ہے جماعت کی بدنامی کی۔ اس کا جواب اگر ٹیلی ویژن کے ذریعے ملے اور بنگلہ دیشی زبان میں ملے تو بہت فائدہ پہنچے گا کیونکہ وہ لوگ، بنگالی مزاج کے لوگ عموماً منصف مزاج ہوتے ہیں اور سمجھ دار ہیں۔ جب دلائل سے بات ہو تو بعض دفعہ بڑے بڑے کٹر مخالف مولوی بھی دیکھتے دیکھتے بات مان جاتے ہیں۔ اور ایسی مثالیں بارہا سامنے آئی ہیں کہ خطبات میں بعض جو مولوی ہیں ان کو یہ بھی فائدہ ہے کہ اکثر اردو دان ہیں کیونکہ اردو مدرسوں میں ہندوستان میں جاکر تعلیم حاصل کی ہوئی ہے تو وہ دو تین خطبوں کے اندر بڑے بڑے کٹر مخالف مولوی اللہ کے فضل سے احمدی ہو گئے۔ یہ شاذ کے طور پر پاکستان میں بھی ہوتا ہے مگر بنگلہ دیش میں، افریقہ وغیرہ میں جو دینی تعلیم رکھنے والوں میں انصاف کا مزاج ہے وہ بد قسمتی سے ہندوستان اور پاکستان کے مولویوں کے مقابل پر زیادہ ہے۔

اس لئے ہمیں بنگالی کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے لیکن ہم کیا کریں ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ بنگال کی جماعت اٹھ کھڑی ہو اور اپنی ضرورتیں خود پوری کرے۔ تو ایک ترجمے میں بہت ہی اہم کام خطبات کا ہے۔ ایک رننگ ٹرانسلیشن یعنی simultaneous ساتھ ساتھ جاری رہنے والی ہو رہی ہو۔ لیکن ہرگز کافی نہیں ہے۔ جب ہم تعریف کرتے ہیں کہ فلاں نے کمال کر دیا بہت اچھی ٹرانسلیشن کی تو مراد یہ ہے کہ بڑا مشکل کام ہے اس میں گزارہ اچھا ہو گیا ہے۔ لیکن ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو ٹرانسلیشن ہے اس کا حق ادا ہو گیا ہے، سارے مطالب پوری طرح دوسروں تک پہنچ گئے ہیں اور بعض جگہ پھر غلطیاں بھی رہ جاتی ہیں۔ جب میں سنتا ہوں بعض اوقات تو پتہ چلتا ہے کہ میں نے تو یہ نہیں کہا تھا مگر کم ایسا ہوتا ہے مگر جو بات پہنچتی ہے اس جان اور طاقت کے ساتھ نہیں پہنچتی جو اصل زبان میں پائی جاتی ہے۔

> **میں چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی میں اس اعلیٰ مقصد کی خاطر جس کے لئے آپؐ کو مبعوث فرمایا گیا، آپ کے اسلام کا سورج تمام دنیا میں روشن ہو اور تمام دنیا پر چمکے۔**

پس اس پہلو سے ہر خطبے کا جو رننگ ٹرانسلیشن ہو بھی چکا ہے اس کا علمی لحاظ سے درست اور مؤثر اور جس زبان میں ترجمہ ہو اس میں طاقتور ترجمہ ہونا ضروری ہے اس کے بغیر ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ پھر سوال و جواب کی مجالس ہیں، عربوں کے ساتھ ہیں، افریقنوں کے ساتھ ہیں، انگریزوں کے ساتھ ہیں، یورپین کے ساتھ ہیں۔ ان میں اتنے وسیع مسائل سمیٹے جاتے ہیں جن تک انسان کی رسائی ممکن نہیں ہوتی اور بہت سی کتب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے اگر کتابوں کے ترجمے کئے جائیں تو ان میں بھی بہت ابھی منازل طے کرنے والی باقی ہیں ترجمے تیار کرنے والے، ان زبانوں کو سمجھنے والے مگر یہ جو مجالس کی دلچسپی ہوتی ہے اس کی وجہ سے وہ انگریزی زبان میں بھی اس کے اچھے ترجمے ہو جاتے ہیں۔ عربی میں تو اس لئے زیادہ اچھے ہو جاتے ہیں کہ وہاں میں رک جاتا ہوں، بات کہہ کر جب ترجمہ ہوتا ہے

تو پھر آگے پڑھتا ہوں۔ جرمن زبان میں جو ہوئے ہیں وہ بھی اس لئے اچھے ہوئے کہ وہاں بھی یہی طریق تھا کہ کچھ بات کہی جواب دیا، رک گیا، پھر اگلا سوال شروع ہوا، اس کا ترجمہ ہو گیا پھر جواب دیا گیا پھر رک گیا یہاں تک کہ ترجمہ ہو گیا تو وہ معیاری ترجمے ہیں لیکن وہ صرف جرمن میں ہی ہیں جہاں تیار ہوئے ہیں یا انگریزی میں ہیں۔ ان کے معیاری ترجمے دوسری زبانوں میں بھی تو ہونے ضروری ہیں اور جب تک وہ ہوں گے نہیں دوسری زبانوں والے ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکیں گے۔

بعض خطوں میں لکھتے ہیں یہ سوال اُٹھایا گیا، یہ اعتراض اُٹھایا گیا اور وہ شاذ ہی کوئی ایسا ہو جو نیا ہو ورنہ ہر ایک کا جواب کسی نہ کسی مجلس میں آچکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جن لوگوں نے سوال کئے ان کے چہرے بتا رہے تھے ان کے چہروں کی حرکتیں اور آثار بتا رہے تھے کہ مطمئن ہوئے ہیں۔ تو اگر وہ مطمئن ہو سکتے ہیں جو سوال کر رہے ہیں تو دوسرے بھی انشاء اللہ مطمئن ہوں گے مگر ان کے ترجمے تو کرو۔ ان کے ترجمے مختلف زبانوں میں کرنا صرف یہی کافی نہیں بلکہ ان کے ترجمے ویڈیوز میں اس طرح بھرنا کہ بولنے والے کے انداز اور اس کے فقروں کے ساتھ جس حد تک ممکن ہو مطابقت کریں۔ یعنی یہ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے بغیر پھر اثر پھیکا پڑ جاتا ہے اور انسان تعجب سے دیکھتا ہے کہ یہ کچھ اور ادھر شروع کر رہی اس نے۔ یہ بات کسی اور طرف کا رخ کئے ہوئے ہے۔ یہ کام ہے جس کے لئے ٹیمیں بنانے کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں اکثر زبانوں میں ہمارے پاس اب اللہ کے فضل سے اہم زبانوں میں صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ جہاں نہیں ہے وہاں ایک زبان کی مدد سے دوسری زبان میں اچھے ترجمے کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً اگر جرمن ٹیمیں مستعد ہوں تو وہ ہمارے لئے بوسنین میں بھی بہت سہولت پیدا کر دیں گی اور البانین میں بھی۔ کیونکہ جرمنی میں کثرت سے ایسے مخلص بوسنین اور البانین احمدی ہیں جن کو جرمن پر عبور حاصل ہے اور وہ پھر اپنی زبان سے، وہ اور ان کے خاندان مل کر جرمن زبان سے اپنی زبان میں ترجمے کر سکتے ہیں۔ تو وہ لوگ جنہوں نے اس میں غفلت کی ہے وہ اندازہ کریں وہ کس طرح بعض بڑی بڑی قوموں کے رستے میں حائل ہو کے بیٹھے ہوئے ہیں جو فیض پہنچ سکتا تھا وہ نہیں پہنچ رہا۔

چھوٹی جماعتوں میں جو بہت ہی مستعد اور فوراً انکسار کے ساتھ لبیک کہہ کر خدمت کرنے والی ہیں ان میں ایک تو ناروے کی مثال میں نے دی ہے، ایک ہالینڈ ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ چھوٹی جماعت ہے لیکن امیر صاحب بھی ماشاء اللہ بہت ہی منکسر اور لبیک کہنے والے اور اور بھی بہت سے ایسے وہاں مخلصین ہیں ان کی رپورٹ میں آپ کو بتاتا ہوں اس سے اندازہ ہو گا کہ کس طرح مستعدی کے ساتھ وہ کوشش کرتے ہیں۔ وہاں ایک غفلت یہ ہو گئی کچھ عرصے تک کہ ہمارے ایک بہت ہی مخلص ڈچ احمدی ہیں حمید صاحب وہ ترجمہ کر رہے تھے تو شاید یہ تاثر تھا کہ وہی سارے ترجمے کریں گے حالانکہ ناممکن تھا ان کے لئے، سارے ترجمے وہ کہاں کر سکتے ہیں۔ بعض ترجمے ہیں جن کے لئے ٹیموں کی ضرورت ہے تو اس لاعلمی میں کچھ وہاں سستی ہوئی لیکن جب میں نے توجہ دلائی تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت ہی عمدہ اس پر لبیک کہا گیا ہے اور فوری طور پر ٹیمیں بنا کر انہوں نے جو کام شروع کیا ہے اس کے فوری نتیجے بھی نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ امیر صاحب جو ہبۃ النور صاحب ہیں ان کی فیکس آئی ہے اس کا اردو ترجمہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ دس نومبر کو جب یہ شروع ہوا تھا تو انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت دس نومبر کو حالانکہ ہدایتیں ہم بہت بڑی دیر سے دے رہے ہیں پہلے سے۔ ہیگ میں ایک اجلاس بلایا گیا چھبیس نوجوان بچے اور بچیاں جو کہ اس کام کے سلسلہ میں منتخب کئے گئے تھے شامل ہوئے۔ اس میں طے پایا کہ کون نگران ہوں گے، کتنے چاہئیں۔ دس نگران مقرر کئے گئے جو طے شدہ ٹیموں کے ذمہ دار تھے ترجمہ کے لئے اشیاء، ویڈیو اور آڈیو کیسٹ اور جتنی ضرورتیں تھیں وہ مبارک یاداللہ صاحب جو اس کے ذمہ دار ہیں انہوں نے حامی بھری کہ جو ضرورت ہے مجھ سے مانگیں میں دوں گا۔ اب کیسے منظم طریق پر دیکھیں وہ کام کو آگے بڑھا رہے ہیں اور تمام نگرانوں کو ان کی ٹیمز کے ممبرز کے نام، طریقہ کار سمجھایا گیا اور تیرہ نومبر کو بذریعہ خط بھی جو کچھ بھی باتیں ہوئی تھیں ان کو پھر دوبارہ پہنچا دیا گیا۔ انیس نومبر کو سیکرٹری آڈیو ویڈیو نے پھر یاد دہانی کرائی اور اس کے ساتھ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ بھجوا دئے۔ اب یہ ویڈیو اور آڈیو کیسٹ وہاں کی جماعت نے از خود جیسا کہ ہدایت دی تھی تیار کئے۔ ان کو پھر MULTIPLY کیا ہے، اس کو بڑھایا ہے اور بعض جماعتیں اب ان کا یہاں نام لینا مناسب نہیں کیونکہ ساری دنیا میں ان کی ہتک ہوگی، ان کے امیر صاحب نے لکھا ہے کہ ہمیں ویڈیو تو بھیجو جس کا ہم ترجمہ کریں۔ معلوم ہوتا ہے وہ دیکھتے ہی نہیں ہیں، خطبے بھی نہیں سنتے اور قریب کی جماعت ہے کوئی ہمارے اتنی پاس کی کہ میں نے تو لکھا تھا ہمیں ویڈیو نہیں بھیجی۔ میں نے کہا ان کو سمجھاؤ کہ آپ کو لکھا گیا، بار بار سمجھایا گیا تھا کہ آج کے بعد جب سے ایم۔ ٹی۔ اے۔ کا نظام عالمگیر ہوا ہے کوئی ویڈیو نہیں بھیجی جائے گی۔ آپ کو بجٹ مہیا کر دئے گئے ہیں، آپ سامان خریدیں، اپنی ٹیمیں بنائیں اور وہاں ریکارڈ کریں۔ تو یہ بہانہ ہے ایک نفس کا کہ اپنے گلے سے اُتار کر مرکز پر بات پھینکی اور پھر جو بھیجی گئیں ان کا بھی پتہ نہیں ان کو۔ ایک تو میں گواہ ہوں وہاں سے مانگی جب ویڈیو دفتر کے اوپر کہ تھی ہے ہی نہیں ہمارے پاس۔ پھر ایک نوجوان بولا کہ جی پڑی ہوئی ہے فلاں جگہ کونے میں میں نے دیکھی تھی۔ وہ منگوائی تو وہ ویڈیو نکل آئی۔ تو یہ بھی کچھ پتہ نہیں کہ ویڈیو ہیں بھی کہ نہیں ہیں، کیا ہو رہا ہے۔ اس لئے ان سے تو میں نے انتظام کھینچ ہی لیا ہے۔ اللہ کے فضل سے اسی زبان کی اور جماعتیں موجود ہیں دنیا میں، میں نے ان سے کہا ہے کہ ان سے اب کوئی کام نہیں لینا بلکہ دوسری دنیا میں جو جماعتیں ہیں یہی زبان بولنے والی وہ مخلص ہیں مستعد ہیں اور انشاء اللہ وہ اس بوجھ کو خود اُٹھائیں گی۔ تو بعض دفعہ اتنا اظہار ہوتا ہے افسوسناک کہ سزا اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتی کہ ان سے کام کی سعادت کو واپس لے لیا جائے۔ مگر بعض جماعتیں ہیں میں نے بتایا ہے وہ سعادت مند ہیں بے حد مستعد ہیں کہیں کوئی ایک آدھ ٹیم غلطی سے ایسی ہے جو رستے میں حائل ہوئی ہے تو ان کو بدل دیا جائے تو انشاء اللہ وہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

یہ ہالینڈ کی جماعت میں بتا رہا ہوں کبھی بھی اس لحاظ سے انہوں نے شکوے کا موقع نہیں دیا۔ جو سنتے ہیں سمجھتے ہیں، اس کے مطابق فوراً عمل کی کوشش کرتے ہیں۔ اب تک جو کہتے ہیں ہومیو پیتھک کلاسز کے لئے ہم نے الگ بنا دی ہے، زبانوں کے لئے الگ ہیں ٹیمیں اور قرآن کلاسز کی الگ ٹیمیں ہیں [illegible] باقی جگہ اس لئے نہیں کہ یاد دہانی میں یہاں سے نہیں لکھا گیا تھا مگر خطبات اور (QUESTION/ANSWER) کو بھی شامل کر لیں ان کی بھی الگ مستقل ٹیمیں بنانے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں زبان سیکھنے کی کلاسز عبدالحمید ورفیلڈن کے سپرد ہیں اور وہ بارہ کلاسز کے ترجمے کر چکے ہیں اللہ کے فضل سے اور بڑی مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔

مگر زبان کے متعلق میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ باقی جو پروگرام ہیں ان میں ایک آدمی کی آواز کافی ہے خواہ وہ مرد ہو اور اگر مرد نہ ہو تو عورت۔ لیکن ایک آدمی کی آواز میں آپ قرآن کریم کی کلاس کا ترجمہ کر لیں یا ہومیو پیتھی کا ترجمہ کر لیں یہ کوئی مضائقے کی بات نہیں۔ لیکن زبان کی کلاس ہے اس میں ٹیم کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ میں

بول رہا ہوں بعض دفعہ ایک آدمی مرد جواب دے رہا ہے بعض دفعہ ایک پیچھے پردے میں بیٹھی ہے لڑکی، لیکن موجود ہے۔ اس کو عورتوں کی نمائندگی میں بات کرنی پڑتی ہے۔ بعض دفعہ بچوں سے سوال جواب ہیں وہ بچے جواب دیتے ہیں مختلف عمر کے۔ کہیں لڑکے کی آواز ہے، کہیں لڑکی کی آواز ہے تو پروگرام زیادہ محنت کا تقاضا کرتا ہے اور زیادہ اعلیٰ انتظام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اب جب کہ ناروے کی ٹیم فارغ ہوئی ہے انشاء اللہ وہ مجھے یقین ہے بڑی جلدی یہ سارے پروگرام بنا کے بھیجنا شروع کر دیں گے۔ تو یہ جو زبان والا حصہ ہے یہ ایسا پروگرام ہے جو کچھ الجھن پیش کر رہا ہے۔

اس سلسلے میں بعض لوگوں کی طرف سے جو نمونے کے پروگرام جنہوں نے سُنے ہیں یہ شکایت آئی ہے کہ بعض دفعہ آپ کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہے ہیں وہ دکھائی نہیں دے رہی ہوتی کیمرہ مین کسی اور طرف دیکھ رہا ہے اور بعض دفعہ جو ترجمہ کرنے والا ہے اس کی زبان اور ہے وہ لگتا ہے کچھ اور بیان کر رہا ہے، آپ کچھ اور کر رہے ہیں تو دقتیں ہیں سمجھنے میں۔ ان کو میں سمجھا رہا ہوں کہ دقتیں تو ہیں لیکن ان کا حل یہاں سے زیادہ آپ کے ہاتھ میں ہیں جو سننے والی جماعتیں ہیں یہ ان کا فرض ہے ہم نے تو جس طرح بھی ہو سکا ایک پروگرام نمونے کے طور پر پیش کر دیا مگر آگے مختلف زبانوں میں اس کا ڈھالنا اور اس کا حق ادا کرنا یہ آپ لوگوں کا کام ہے۔ جہاں تک کیمرہ مین کا تعلق ہے آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ سارے یہ طوعی خدمت کرنے والے ہیں نوجوان۔ اور جو ہماری پروفیشنل ٹیم کہلاتی ہے وہ بھی طوعی ہے اصل میں یہ جیوالی برادران کی ٹیم جو ہے یہ طوعی خدمت کرنے والی ہے ان کے اوپر حسب توفیق بوجھ ڈالا جا سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اور جو نوجوان ہیں بعض دفعہ دل چاہتا ہے کہ ان کو اسی وقت بھی سمجھایا جائے کہ تمہارا کیمرہ دوسری طرف ہے مگر پروگرام میں رخنہ نہیں ڈالا جا سکتا اور وہ اپنی توفیق کے مطابق کرتے ہیں یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں ادھر زبان بھی سکھا رہا ہوں اور کیمرہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ کیمرہ ٹھیک جگہ فوکس ہوا ہے کہ نہیں۔ تو یہ مجبوریاں ہیں ان کو برداشت کریں آہستہ آہستہ معیار اونچے ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا CRITI-CISM نہیں ہے جو بدنیتی سے کیا گیا ہے۔ کوئی تنقید ایسی نہیں ہے جس میں نعوذ باللہ من ذالک کوئی رعونت ہو کوئی تلخی ہو مخلص بندے ہیں وہ بے چارے چاہتے ہیں کہ پروگرام اچھے ہوں تنقید بھیج دیتے ہیں اس لئے ان پر کوئی شکوہ نہیں لیکن جواب دینا اور سمجھانا تو بہرحال میرا کام ہے۔ اس لئے میں بڑے ٹھنڈے دل سے ان کو بتا رہا ہوں شکریہ مگر مجبوریاں ہیں۔ ایک موقع پر تو ایک تنقید ملی تو اس پر مجھے یہ شعر یاد آگیا۔ کہ ؎

اے موج بلا ان کو بھی ذرا دو چار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفان کا نظارہ کرتے ہیں

> میرا وسیع تجربہ یہ ہے کہ جماعت ساری کی ساری زرخیز ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ جماعت بے وفاؤں کی جماعت نہیں ہے۔ ہر نیک کام پر بڑے مستعدی سے لبیک کہنے والی جماعت ہے۔

طوفان میں پڑ کے کچھ مدد کریں تو بات بنے۔ جس کشتی کو آپ متلاطم دیکھ رہے ہیں، ڈولتی ہوئی دیکھ رہے ہیں، کچھ اس کے لئے آگے بڑھیں تو پھر بات بنے۔ کناروں پر سے دیکھ کر تبصرے کر دینا یہ کافی نہیں ہے لیکن ایک اور بھی شعر تھا اس کو چھوڑ کر مجھے یہ کیوں پسند آیا کیونکہ ان کے خلاف کوئی دل میں جذبہ نہیں ناغصے کا۔ تو اس شعر کے پہلے مصرع میں بہت پیاری بات ہے جو ہر دل کو لگتی ہے کہ

اے موج بلا ان کو بھی ذرا دو چار تھپیڑے "ہلکے سے" غصہ نہیں ہے صرف نمونہ چاہتے ہیں ہم۔ تو اس لئے عمداً میں نے اس مضمون کے فارسی کے دوسرے شعر بھی ہیں وہ چھوڑ کر اس کو اس "ہلکے" کی وجہ سے چنا ہے۔ تو کچھ ہلکا سا آپ بھی تجربہ کر لیں۔ اپنے نام پیش کریں۔ ان منتظمین کے مشکور جنہوں نے ان کاموں کو اپنے ملکوں میں جاری کرنا ہے اور پھر دیکھیں اگر اچھے پروگرام بنائیں گے تو سو بسم اللہ بہت خوشی کی بات ہے۔ مگر یہاں کے پروگرام بھی اللہ کے فضل سے چونکہ مسلسل نظر ہے کوشش ہے وہ بہتر ہو جائیں گے۔ ایک تبصرہ آیا تھا کینیڈا سے کہ "جی وخت پایا ہے اپنے آپ نوں" یعنی زبان کے معاملے میں وہ تبصرہ بڑا دلچسپ ہے لیکن گہرا ہے زیادہ۔ یہ "وخت پانے" کا جو مضمون ہے یہ ایک Attitude کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ قرآن کلاس پر یہ تبصرہ نہیں آسکتا کبھی اور ہومیو پیتھک کلاس پہ بھی نہیں آیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض تبصرہ کرنے والوں کے نزدیک اس کی اہمیت ہی کچھ خاص نہیں ہے۔ "وقت پانے" کا تصور اہمیت سے منسلک ہے اگر ایک اچھی اعلیٰ چیز کے لئے ایک انسان زور مار رہا ہے اور کوشش کر رہا ہے تو اس پر تبصرہ نگار جو اس کی اہمیت کو سمجھتا ہو "وقت پانے" کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ چونکہ اردو کلاس ہو رہی ہے اس کو ویسے کچھ نہ کچھ آتی ہے، کافی آتی ہوگی شاید، لیکن وہ سمجھتا ہے خواہ مخواہ مصیبت پڑی ہوئی ہے۔ یہ وجہ ہی زور مار رہے ہیں، سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں، اگلا سمجھتا نہیں، کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔

بات یہ ہے کہ وقت نہیں ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک ذمہ داری ہے اور وہی ذمہ داری ہے جس کا اس حدیث میں ذکر آیا ہے قرآن کریم کی ان آیات میں ذکر آیا ہے اور آپ کو جو لگتا ہے کہ وقت پڑا ہوا ہے وہ وقت ہے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ شخص جس کا ایک کام سے عشق ہو وہ جب کام کرتا ہے تو اس کو لطف آ رہا ہوتا ہے دیکھنے والے وقت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض بنئے قادیان کے زمانے میں ہندوستان میں ابھی بھی بعض دفعہ چونکہ قانون کی پابندی نہیں ہے کہ کب دکانیں بند کی جائیں اب بھی بعض دفعہ وہاں دکانیں رات گیارہ گیارہ بارہ بارہ بجے تک کھلی رہتی ہیں اور اس کے بعد پھر وہ بنئے بیٹھتے ہیں اور اپنے سارے حساب کتاب، اپنے سارے کھاتے مکمل کرتے، بند کرکے نفع نقصان کا حساب پائی پائی کا کر کے پھر وہ رات کو گھر جاتے ہیں۔ اب کوئی آدمی کہے کہ تجھے وقت پایا ہے بے چارے نے حالانکہ "وقت شغف" کوئی نہیں اس کی تو زندگی کا مزہ ہی یہ ہے، جس کو دولت سے عشق ہے اس کے تو مزے کے لمحات ہی وہ ہیں اس کی ثواب کی دنیا ہی وہی ہے جو آخر پر بیٹھ کے حساب کر رہا ہے کہ کتنا منافع ہو گیا۔ کہاں کیا ہوا، کوئی چیز ضائع تو نہیں ہوئی۔ تو اپنی دنیا یہ بنالیں جو علم کی دنیا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیوض کی دنیا ہے اور اس سے محبت پیدا کر لیں تو نہ مجھے وقت پڑے گا نہ آپ کو وقت پڑے گا۔ اور جو مجھے وقت پڑا ہے کچھ آپ نے بھی تو ڈالا ہوا ہے۔ سمجھتے کیوں نہیں کہ یہ کام بڑے ضروری ہیں انہیں بہرحال ہمیں کرنا ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ اس ذریعے سے ہر زبان سکھانی مشکل کام ہے۔ مجھے منظور ہے لیکن اس کا متبادل کیا ہے۔ ہر زبان الگ الگ تیار کی جائے اس سے بہتر متبادل کوئی نہیں مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم ایک چینل پہ اب آٹھ زبانیں ایک ہی پروگرام سے سکھاتے ہیں تو پھر آٹھ گنا وقت چاہتے ہیں، اور اگر ایک گھنٹہ روز زبان سکھانے پر لگایا جائے تو جیسا کہ ہم نے سولہ زبانیں چنی ہیں ابتداء پہلے آٹھ ہوں گی پھر اس کے بعد آٹھ اور داخل کر دی جائیں گی تو ان سولہ زبانوں کے لئے سولہ گھنٹوں کا پروگرام یہ چاہیئے اور اگر ہم ساتھ ساتھ جاری کریں تو دو گھنٹے میں یہ سارا

زبانوں کے لئے سولہ گھنٹوں کا پروگرام یہ چاہیئے اور اگر ہم ساتھ ساتھ جاری کریں تو دو گھنٹے میں یہ سارا کام ہو جاتا ہے اور ٹیلی ویژن کا گھنٹہ بہت مہنگا ہوتا ہے۔ آپکو اندازہ نہیں ہے۔ یہ باتیں میں آپ کو پوری بتاتا نہیں مگر اللہ نے توفیق دی ہے تو کام چل رہا ہے خدا کے فضل سے جرمنی کی جماعت نے بڑا حصّہ لیا ہے۔ اور بھی جماعتیں پاکستان کی جماعتیں قربانی کر رہی ہیں مشرق وسطی کی جماعتیں بھی قربانی کر رہی ہیں تو اس لحاظ سے انگلستان کو بھی اللہ توفیق دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا بعض چیزوں پر تعجب تھا کہ ہم کسی شمار میں ہی نہیں ہیں۔ ہیں آپ بھی آپ بھی قربانی کر رہے ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ جرمنی کی جماعت کو توفیق مل رہی ہے۔ تو اس لئے گزارہ تو چل رہا ہے۔ مگر اس خرچ کو آٹھ گنا کرنے کی توفیق نہیں ہے اس وقت۔ جب ایسا زمانہ آئے گا ایک بڑا ٹرانسپانڈنٹ نہیں پورے کے پورے سٹیلائٹ جماعت کے ہوں گے تو ان کی ساری چینلز پہ انشاء اللہ علوم کے دریا بہیں گے مگر وہ وقت ابھی نہیں آیا۔ ابھی تو جو مہیا ہے اسی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا لازم ہے اور ایک شخص کہے گا کہ جی اردو تو سمجھ آگئی لیکن انگریزی میں یا فلاں زبان میں ابھی تک پوری طرح بات سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ اسی تصویر سے ایک انسان اپنی طرف سے اس میں مطلب بھرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو انکو میں بتاتا ہوں کہ صبر سے کام لیں ضرور سمجھ آجائے گی، بار بار سننا پڑتا ہے۔ اتنی دفعہ سمجھایا ہے کہ بچے کو سمجھ لیں۔ ماں باپ ایک بچے پر جب زور لگاتے ہیں تو ایک تو یہ انکو لگتا ہے کہ بڑی مصیبت پڑی ہوئی ہے کوئی مصیبت نہیں ماں باپ کو تو مزہ اتنا آتا ہے بچے کو زبان سکھانے کا کہ اس کے توتلے منہ سے جب ایک آدھ فقرہ سنتے ہیں تو اسی پہ عش عش کر اٹھتے ہیں اور بعض مجھے سنانے کے لئے بچے نے کلمہ پڑھا ہے تو میرے پاس لے آتے ہیں ملاقات کے وقت۔ نہیں نہیں یہ تو آپ کو سنانا ہی ہے یہ اس بچے نے کلمہ سیکھ لیا ہے اور مجھے چونکہ بتاتے ہیں کلمہ ہے اس لئے اعتماد ہے کہ کلمہ ہی ہوگا لیکن "تت مت" ہوتا ہے بس اور کچھ بھی نہیں ہوتا اس میں۔ تو سکھانے والا پھل دیکھتا ہے تو کچا کھٹا پھل بھی اس کو اچھا لگتا ہے۔ زبانیں اسی طرح ماں باپ سکھاتے ہیں ہم بھی جو کوشش کر رہے ہیں آپ یہ سمجھ لیں کہ پروفیشنل میں نہیں ایک عزیزانہ کوشش ہے مگر فائدہ ضرور ہوگا اور ہونا شروع ہو چکا ہے ہماری کلاسیں جو اب تک پینتالیس ہو چکی ہیں ان میں سے کچھ ایسے تھے رشین زبان جاننے والے، عربی زبان جاننے والے بعض دوسری زبانیں جانتے والے، افریقن زبانیں جاننے والے، ایک لفظ نہیں سمجھ آتی تھی اردو کی اب اللہ کے فضل سے لطیفے سنتے، ENJOY کرتے کہانیاں سنتے اور سمجھتے اور باتوں کا جواب صحیح دیتے ہیں اور پینتالیس سبق ہیں فرض یہ پینتالیس سبق زیادہ عرصے پر پھیلے ہوئے ہیں درست ہے لیکن انہوں نے تو صرف پینتالیس ہی سنے ہیں نا۔ جب آپ انکو سنیں گے تو پینتالیس دن میں ایک ایک گھنٹہ بھی روزانہ دیں تو آپ کو دوسری زبانیں بھی انشاء اللہ اسی طرح آنی شروع ہو جائیں گی مگر شروع میں سننا پڑتا ہے۔ ایک آدھ کلاس دیکھ کر آپ کو کبھی بھی سمجھ نہیں آسکتی کہ کیا ہو رہا ہے اور ہمیں مشکل یہ ہے کہ ترجمے نہیں آئے ابھی تک دوسری زبانوں میں ہوں تو پھر ہم اکٹھے پروگرام شروع کریں کیونکہ الف سے کام چلانا پڑے گا "بی" تک پہنچانا ہے اور ہومیو پیتھک کا فلسفہ ہی سمجھ میں نہیں آتا اور جس طرح میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ میں امید رکھتا ہوں کہ اگر کسی کو الف سے بھی شفا کا علم نہ آتا ہو تو وہ ہومیو پیتھک ساتھ ساتھ شروع کرے تو انشاء اللہ اسکو بہت سی صحت کی ضرورتیں جو ہیں ان میں خود کفیل ہو جائے گا اور جنہوں نے تجربہ کیا ہے وہ بتا رہے ہیں دنیا کے مختلف جگہوں سے خط آتے ہیں کہ ہمیں تو اتنا آرام آگیا ہے کہ روز مرہ گھر میں بیماریاں، ڈاکٹروں کی طرف بھاگو، خرچ کرو۔ اب ہم نے سستی سستی سی دوائیں ہومیو پیتھی کی وہ لے کر گھر میں رکھ لی ہیں اور بعض تجربے بھی بتاتے ہیں اور بعض ایسے دلچسپ تجربے ہیں کہ میرے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے کہ آپ نے کہا تھا فلاں دوا، فلاں دوا، فلاں دوا۔ وہ پوری طرح کام نہیں کی تو ہم نے COMBINATION بنایا ہم نے سوچا اور اس سے فائدہ حاصل کر لیا تو یہ بھی علم کا ایک حصہ ہے۔ انہی علوم کا جن کا فیض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل ہوا ہے کیونکہ "العلم علمان علم الادیان و علم الابدان" فرمایا دو ہی تو علم ہیں یا دین کے علوم ہیں یا سائنسی علوم ہیں، یا بدنوں کے علوم جو صحت سے تعلق رکھتے ہیں ان کو خوب جاری کرو اور وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو برکتوں سے بھر دے گا۔

ساری کی ساری جماعت کا مزاج ایک ہونا چاہیئے ساری جماعت کی سوچیں ایک طرح ہونی چاہئیں، ان کے اخلاق ایک جیسے ہونے چاہیئں اور دینی بنیادی علم میں سب کو کچھ نہ کچھ حصّہ ملنا چاہیئے

تو یہ سارے پروگرام ہیں جیسے بھی ہیں سر دست ان کو قبول کریں شوق سے اور انکو بہتر بنانے کی ذمہ داری اب ان جگہوں پر ہے جہاں وہ زبانیں بولی جاتی ہیں جہاں ماہرین موجود ہیں اور ان کو ٹیمیں اس طرح بنانی چاہئیں جس طرح میں نے بیان کیا ہے صرف ایک آدھ آدمی کو کہہ کر بات نہیں بنتی۔ خود بیچ میں بیٹھ کر ٹیمیں بنوانی پڑتی ہیں اور ان کی پھر نگرانی کرنی پڑتی ہے۔

امریکہ سے بھی ابھی تک پروگرام نہیں ملے جو میں کہہ رہا تھا حالانکہ میں جانتا ہوں کہ امیر صاحب بہت ہی مستعدی اور اخلاص اور بے حد انکسار سے کام کرنے والے ہیں۔ صحت کمزور ہے۔ جسم میں دردیں ہیں بعض، اس کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انکو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ لیکن جماعت … میں پورا وقت دے رہے ہیں مشکل یہی ہے کہ وہ ٹیم جس کے سپرد انہوں نے کام کیا ہے وہ نہیں کر رہی اور اس کی اب ان کو نگرانی کرنی پڑے گی اگر وہ نہیں کر سکتے تو ان کو بدل دیں مگر امریکہ سے امریکن پروگرام آنے چاہئیں اور انگریزی کا جہاں تک تعلق ہے امریکن انگلش بھی ایک انگلش ہے لیکن الگ ہے کچھ۔ اس میں بھی اگر ساتھ انگریزی زبان سکھانے کے FORMATE پر جو ہم تصویریں پیش کر رہے ہیں ان کی طرف سے آجائیں تو ایک بہت ہی مفید بابرکت کام ہوگا۔

سپین نے بھی انفرادی طور پر لوگ پیدا کر دیئے ہیں مگر جماعتی طور پر یہ کام نہیں ہو رہا بلکہ منتظمہ بیٹھ گئی ہے بعض TAPES کے اوپر سب سے زیادہ فخر سے جو چیز پیش کی ہے وہ خطبات کے ترجمے ہیں کہ اتنے ترجمے ہو چکے ہیں حالانکہ اس کا نظام جماعت سپین سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ ایک مخلص آدمی جو بیمار ہے کبھی بیمار ہو جائے تو کام چھوڑ بیٹھتا ہے کبھی صحت مند ہو تو کام شروع کر دیتا ہے اس کو باقاعدہ وظیفہ دے کر ہم نے براہ راست مقرر کیا ہوا ہے اور یہ سارا کام اسی کا ہے اسکے علاوہ آنریری (رضاکار) خدمت کرنے والے بھی ہیں لیکن جس طرح میں نے کہا تھا ٹیمیں منظم کی جائیں اور انکی نگرانی کی جائے یہ نہیں ہو رہا۔

یو۔ کے (U.K) کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے کارکن تو مرکز نے اپنے قبضے میں کر لئے ہیں ہم کیا کریں اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہی سے ہی گزارہ کیا جائے گا لیکن انگریزی زبان سکھانے کا جہاں تک تعلق ہے اور انگریزی میں ان چیزوں کے تراجم کا تعلق ہے جو مرکز میں خدمت کرنے والے یو۔ کے۔ کے ہیں ان کی طاقت سے بڑھ کر ہے یہ معاملہ۔ بہت زیادہ محنت کر رہے ہیں دن رات۔ اور یہ یو۔ کے۔ کے خدام اور لجنات کا یہ فیض ہے جو ساری دنیا کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے مگر اسی کام کے لئے یو۔ کے۔ کی جماعت کو لازماً الگ ٹیمیں بنانی ہوں گی اور یہ خیال کر لینا کہ جی رننگ ترجمہ ہو گیا ہے اردو کلاس کا یہ تو علم سے مذاق والی بات ہے۔

زبان سکھانے میں رننگ ترجمہ تو کبھی کام نہیں دے سکتا، ساتھ ساتھ جو ترجمہ ہو رہا ہے اس کے لئے کوئی ایسی ٹیم بنائیں جو اللہ کے فضل کے ساتھ یہیں پیدا ہو کر بڑھنے والی، انگریزی زبان پر عبور رکھنے والی تلفظ کے لحاظ سے محاورے کے لحاظ سے پورا پورا ان کے اوپر اعتماد کیا جا سکتا ہو اور پھر وہ ٹیمیں بنا کے بیٹھیں۔ مرد کی آواز ہو تو مرد اس میں حصّہ لے رہا ہو۔ عورت کی ہو تو عورت حصّہ لے رہی ہو تو اس کے لئے ایک دو ٹیمیں بنا لیں تو سب کام آسان ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے ابھی رمضان کے فوراً بعد ہم نے یہ پروگرام شروع کر دینے ہیں اور جہاں جہاں خلاء آئے گا وہاں اس جماعت کی ذمہ داری ہو جائے گی۔ اس وقت اعلان کر دیں گے کہ یہ ہم انتظار کر رہے ہیں سپین سے بھی ٹیپ نہیں پہنچی فلاں جگہ سے نہیں پہنچی، اس لئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ تو خلاء کی ذمہ داریاں اب آپ سب کے اوپر۔ لیکن اب زیادہ انتظار نہیں ہو سکتا۔ بیک وقت جتنی

بہیں بھی مہیا ہوں گی انکو رمضان کے معًا بعد انشاء اللہ جاری پروگرام کی صورت میں چلا دیا جائے گا۔

اور دوسری ذمہ داری آپ لوگوں کی یہ ہے جو سن رہے ہیں کہ ہر ملک میں ان سب زبانوں کی ٹیپ ریکارڈنگ کا انتظام ہونا چاہیئے اور ان سب پروگراموں کی ٹیپ ریکارڈنگ کا انتظام ہونا چاہیئے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض ممالک میں ڈش انٹینا کی سہولت ہی بہت تھوڑی ہے ۔ اور بڑا حصہ جماعت کا ایسا ہے جہاں ابھی تک ڈش انٹینا کے ذریعہ وہ اس عالمی وحدت کی لڑی میں پروئے نہیں جاسکے اس لئے ضروری ہے کہ وہاں ویڈیوز کے ذریعہ پھر آگے ان تک یہ فیض پہنچائے جائیں اور ویڈیو کے ذریعہ جو معمولی ضرورتیں ہیں وہ تو اللہ کے فضل سے اس زمانہ میں ہر جماعت کی توفیق کے اندر ہیں وہ مہیا کریں اور زائد خرچ ہم ادا کریں گے انشاء اللہ۔

(MTA کے) پروگرام ایسے نہیں ہیں جن کو آپ خفیف نظر سے دیکھیں۔ یہ ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آسمان سے فیض اترا ہے اور اسے ہمیں ہر حالت میں کامیاب بنانا ہوگا۔

تو ان چیزوں کو ریکارڈ کریں اور پوری لائبریری اس کی بنائیں پھر تنظیم کے ساتھ ترتیب اور سلیقے کے ساتھ ان کا فیض ان سب جماعتوں تک پہنچانے کی کوشش کریں جہاں ڈش کے ذریعہ نہیں پہنچ سکتا بلکہ وہاں بھی جہاں ڈش کے ذریعہ پہنچ سکتا ہے ۔ کیونکہ بسا اوقات لوگ باقاعدگی کے ساتھ پروگرام نہیں دیکھ رہے ہوتے اور بعض ڈش کے انتظام ایسے ہیں آج ایک پارٹی نے آکے دیکھا ہے کل ایک اور پارٹی آئے گی اور وہ دیکھ رہی ہوگی ۔ تو جو جاری تربیت کے پروگرام ہیں ان میں قرآن کریم کی کلاس ہے اس میں جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے کوشش کر رہا ہوں کہ ترجمہ ایسا کیا جائے جو ساتھ ساتھ سمجھ آرہا ہو یعنی ترجمہ تو لکھا ہوا بھی ہوتا ہے لوگ پڑھ جاتے ہیں لیکن کلاس میں جب آپ دیکھیں گے تو اکثر کھڑے ہو کر جہاں میں نے پوچھا ہے کہ ترجمہ سن لیا ؟ ہاں جی اب سن لیا ہے۔ کیا مطلب ہے ؟ مطلب نہیں آتا تو اس ترجمے کا کیا فائدہ جسکا مطلب نہیں آتا. وہ تفسیر نہیں ہے بلکہ ترجمہ سمجھانا بھی ضروری ہے اور قرآن کریم میں تو بکثرت ایسے مقامات ہیں جہاں ترجمے کو ٹھہر کر اس کی گہرائی میں جاکر سمجھنا لازم ہے ورنہ ایک غلط تصور پیدا ہو سکتا ہے اور اگر کوئی اعتراض کرے تو پھر اس اعتراض کا جواب نہیں آئے گا۔ پس اس طرح کوشش کرکے جو میں ترجمہ سمجھا رہا ہوں اس کا بھی ترجمہ ضروری ہے پہلے خیال تھا کہ عربوں کے لئے قرآن کریم کے ترجمے کی کیا ضرورت ہے واقعہ یہ ہے کہ عربوں کا ایک بڑا حصہ ہے جن کو قرآن کریم کا صحیح ترجمہ نہیں آتا اور جو زبان ہے جو فصیح کلام ہے اس سے ان کو اکثر کو واقفیت نہیں اور قرآن کے ترجمے میں صرف ترجمے کی بات نہیں ترجمہ سمجھانے کا موقعہ بھی ہے۔ بہت سے ایسے تاریخی واقعات ہیں مثلاً "فادارئتم فیہا" والی آیت جس میں قتل ہوا اور تم لوگوں نے اختلاف کیا آپس میں اب وہاں خالی ترجمہ پیش کر دیں تو کسی کے پلے کیا پڑے گا۔ سمجھانا پڑتا ہے کہ یہ واقعہ تھا یہ ترجمہ ہے فلاں ترجمہ غلط ہے یہ درست ہے اور اس مضمون کو سمجھو۔ تو یہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے توفیق مل رہی ہے جماعت کو یہ قرآن کریم کا ترجمہ آسان انداز میں دنیا میں جاری کرے اس کا آگے استفادہ بھی جماعتیں کر سکتی ہیں اگر ان زبانوں میں یہ ترجمے پیش کئے جائیں تو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ اب یہ سارا خلاصہ تو میں پیش نہیں کر سکتا صرف اتنا عرض کروں گا کہ جرمنی میں اگر اچھا کام ہوا ہے تو صرف ٹرکش مبلغ کے سپرد وہ کام کیا گیا تھا انہوں نے اپنے حصے کا کام اللہ کے فضل سے خطبات میں بہت محنت کی ہے اور بھی کام ان کے سپرد ہم کر رہے ہیں مگر اس طرح بات نہیں بنے گی۔

ہر جماعت کے امیر کو مجلس عاملہ کا اجلاس بلانا چاہیئے اس خطبے کی روشنی میں جو ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان کا جائزہ لینا چاہیئے اور ایک ایک مضمون کی ایک ٹیم اب کافی نہیں رہی اب وقت سے پیچھے رہ گئے ہیں۔ ایک ایک کام میں زیادہ ٹیمیں بنائیں آپ ۔ اب بنگلہ دیش کی بات پہ میں مثال دیتا ہوں ۔ اب وہ ان سب کاموں پر اگر وہ ایک ایک ٹیم بنا کر تسلی کریں تو وقت سے ہمیشہ پیچھے رہیں گے ۔ اب بعض مربی ہیں ان کے سپرد یہ کام کریں ایک کے سپرد دو یا تین ٹیمیں ہوں اور بیک وقت وہ تینوں ٹیمیں اس مربی کی نگرانی میں کام کریں تو اس طرح کام تین گنا رفتار سے بڑھے گا تو پھر بمشکل اس مقام کو پہنچیں گے جہاں ہم آگے نکل چکے ہیں اس وقت ۔ اب پینتالیس سبق کسی میں ساٹھ سبق کسی میں اس سے بھی زیادہ اب انکو پکڑنا ہے آپ نے اور ساتھ ساتھ تازہ تازہ کا بھی ترجمہ کرنا ہے تو بہت مشکل کام ہے اس پہلو سے کہ جو آپ نے پہلا وقت ضائع کیا اس کا ازالہ بھی اب آپنے کرنا ہے تو دعائیں کریں اور توکل کریں یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کام ایسا ہے جو ہماری توفیق کے اندر ہے۔ دعا، توکل اور اس کے درمیان عزم کو رکھ لیں۔ کیونکہ قرآن کریم نے "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" فرمایا ہے ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم عزم کر لو تو تم نے چھوڑنا نہیں ہے اور یہ نہ کہو کہ جی مشکلیں رستے میں تھیں، کئی دفعہ تبلیغ کے رستے میں بعض لوگ کہتے ہیں جب ہم پیچھے پڑتے ہیں شروع شروع میں بڑا خوش ہو کہ الحمد للہ بڑی کامیابی ہوئی پھر بڑا سخت PANIC خط آجاتا ہے اور ڈرانے والا اپنی طرف سے کہ یہاں تو مخالفت بڑی شروع ہو گئی ہے ۔ سعودی عرب نے یہ کر دیا، فلاں ملک نے یہ کر دیا، لٹریچر ہو گیا۔ میں ان کو کہتا ہوں آپ کس دنیا میں بس رہے تھے اس سے پہلے۔ کیا آپ نے کبھی قرآن نہیں پڑھا آدم کے آغاز کے وقت ہی شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہا تھا کہ تو نے چھٹی مانگی ہے میں تمہیں چھٹی دیتا ہوں قیامت تک چھٹی ہے بلکہ ایسی چھٹی ہے کہ جو تم نے نہیں مانگا وہ بھی میں بتا رہا ہوں ۔ اپنے پیادے بھی چڑھا لاؤ۔ اپنے سوار بھی لے آؤ، جو کچھ تم میں ہے ظاہری اندرونی سارے ہتھیار استعمال کر لو لیکن ایک بات میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میرے بندوں پر تو غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا "ان عبادی لیس لک علیہم سلطان" جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے غلبہ نہیں مل سکتا۔ تو مجھ سے کیا جواب پوچھتے ہیں قرآن تو پہلے ہی دے چکا ہے ۔ مخالفت لازمًا ہونی ہے۔ آپ ان رستوں پر چلے ہیں جہاں مخالفتوں کی ہمارے مالک نے اجازت دی ہے بلکہ دعوتیں دی ہیں کہ آجاؤ، چڑھا لاؤ اپنے، اپنے سوار لے آؤ، اپنی ساری طاقتیں استعمال کر لو لیکن تم ضرور نامراد ہو گے میرے بندوں پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے بندے بنیں پھر کونسا ڈر ہے۔ لازمًا فتح آپکے مقدر میں ہے آپ کے قدم چومے گی۔ خدا نے آپ کے ہاتھ میں فتح کی کلید تھما دی ہے۔ پس اس یقین کے ساتھ جو عزم ہے اس کے ساتھ یقین ضروری ہے اور یہ توکل ہے جو لفظ ہمیں یہ سمجھا رہا ہے کہ تم نے عزم کیا ہے تم توقع رکھتے ہو کہ خدا تمہارے عزم کے بدلے میں اپنی نصرت کے وعدے نہیں عطا کرے گا۔ وہ دوسرا حصہ توکل کا ہے پس ان سب کاموں میں عزم کریں فیصلہ کریں کہ اپنی تمام صلاحیتیں اس راہ میں جھونک دیں گے ۔ قدم نہیں ڈگمگانے دیں گے ۔ جس قدر طاقت ہے لازمًا آگے بڑھتے جائیں گے ۔ پھر توکل کریں کیونکہ خدا کا وعدہ ہے کہ آپکے عزم کی تائید فرمائے گا اور لازمًا آپکو غلبہ عطا ہوگا۔ اللہ کرے کہ کل کی بجائے یہ آج عطا ہو۔ مگر جو سلسلہ جاری ہے اس نے تو انشاء اللہ دن بدن آگے بڑھتے ہی چلے جانا ہے اس رمضان مبارک میں جو میں نے تحریک کی ہے ان سب کی مدد جو ان کاموں میں ملوث تھے یا نئے ارادے لیکر بیچ میں شامل ہوں گے اپنی دعاؤں سے کریں بقیہ اب تھوڑے دن رہ گئے ہیں اللہ کرے کہ ہمیں مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا ہو۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

اعلان نکاح

مکرم غلام حسین دین صاحب معلم ولد مکرم محمد جمال الدین صاحب مرحوم مانلو کشمیر کا نکاح عزیزہ رضیہ خان صاحبہ بنت مکرم شریف احمد خان صاحب آف مسکرا یوپی کے ساتھ مبلغ ۲۱۱۱ روپے حق مہر پر ۳۰/۳/۹۵ کو مکرم مولوی شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے مسکرا میں پڑھا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔

منقولات

مہاراشٹر کے شہر مالیگاؤں میں مسلم احمدیہ پرچارکوں کے ایک گروپ پر حملہ۔ ۹ افراد شدید زخمی

بمبئی ۹؍اپریل (یو این آئی) جہاں سے تقریباً ۲۵۰ کلو میٹر شمال مشرق کی طرف واقع مالیگاؤں میں ہزاروں افراد کے ایک ہجوم نے احمدیہ مسلمانوں کے ایک گروپ پر اس وقت حملہ کر دیا۔ جبکہ وہ اپنا مذہبی لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔ اس حملہ کے نتیجہ میں احمدیہ مسلم فرقہ کے ۹ سرگرم کارکن جن میں احمدیہ فرقہ کے بمبئی مشن کے سربراہ بھی شامل ہیں۔ شدید زخمی ہو گئے۔ کل رات جہاں موصولہ ایک اطلاع کے مطابق مذہبی پرچارکوں کا یہ گروپ بمبئی سے مالیگاؤں گیا تھا۔ جو مسلم غلبہ والا صنعتی شہر ہے تاکہ وہاں اپنا مذہبی لٹریچر تقسیم کر سکیں۔ یہ پرچارک صبح سویرے سے ہی ڈاکبر ڈسپنسری کے قریب اپنا لٹریچر تقسیم کر رہے تھے اور دوپہر کے وقت لاٹھیوں پتھروں وغیرہ سے لیس ایک بھاری ہجوم نے ان پر حملہ کر دیا۔ اور انہیں سخت مارپیٹ کی۔ بمبئی میں احمدیہ مشن کے حلقوں نے زخمی ہوئے اپنے سرگرم کارکنوں کے نام اس طرح بتائے ہیں۔ برہان احمد ظفر۔ بمبئی مشن کے چیف۔ جمیل احمد۔ مظفر احمد۔ محمد عبد اللہ۔ نصیر احمد جن کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ اور طاہر احمد۔ محمد اشرف۔ عمران احمد اور محسن علی۔ ان حلقوں نے بتایا کہ ان تمام ۹ زخمیوں کو ناسک شہر لے جایا گیا ہے جہاں سول ہسپتال میں ان کا علاج چل رہا ہے۔

بمبئی میں سٹیٹ کنٹرول روم کی پولیس نے کہا ہے کہ یہ واقعہ دوپہر تقریباً ایک بجکر ۱۵ منٹ پر ہوا جبکہ احمدیہ مسلمانوں کا ایک گروپ اپنے عقیدہ کا پروپیگنڈہ کر رہا تھا اور اشتہار وغیرہ تقسیم کر رہا تھا۔ پولیس کے مطابق حملہ آور لٹریچر میں درج اس بات پر بھڑک اٹھے کہ زیادہ بچے پیدا نہ کئے جائیں۔ اور ایک سے زیادہ عورت نہ رکھی جائے۔ اس سلسلہ میں آزاد نگر پولیس نے یامین عالم قاسم اور دیگر ۱۴ افراد کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے خلاف کئی کیس درج کر لئے۔ ان میں غیر قانونی طور پر جمع ہونے ہتھیاروں کے ساتھ حملہ کرنے اور سرکاری کرمچاریوں کو اپنے فرائض کی انجام دہی سے روکنا بھی شامل ہے۔

احمدیہ مشن کے حلقوں نے بتایا ہے کہ انہیں ناسک سے ان کے مشن کے چیف کی طرف سے ٹیلی فون پر جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق یہ حملہ آور تقریباً ڈیڑھ لاکھ لوگوں کے بھاری ہجوم کا حصہ تھے۔ بمبئی میں پولیس نے اس تعداد کی تصدیق نہیں کی۔ احمد ظفر کے مطابق جو ۱۵ افراد گرفتار کئے گئے تھے انہیں اس وقت ہی چھوڑ دیا گیا جب ہجوم نے دھمکی دی کہ اگر گرفتار شدگان کو رہا نہ کیا گیا تو وہ پولیس پر دھاوا بول دیں گے۔ بمبئی مشن کے حلقوں نے اس حملہ کے لئے مالیگاؤں کے مسلم مذہبی لیڈروں کو ذمہ دار قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یہ دھمکی دی گئی تھی کہ اگر انہوں نے اپنا پروپیگنڈہ کا کام جو انہوں نے ایک ماہ قبل شروع کیا تھا بند نہ کیا تو انہیں سنگین نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ لیکن انہوں نے اس دھمکی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔ کیونکہ انہیں مذہبی عقائد کا پرچار کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کبھی کسی کو اپنے فرقہ میں شامل کرنے کے لئے دباؤ نہیں ڈالا۔ ہم تو صاف صاف کہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص مجبور ہو کر ہمارے فرقہ میں شامل نہ ہو۔ البتہ اگر انہیں ہمارے مذہبی عقائد پسند ہیں تو وہ ضرور اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ ہم نے کبھی کوئی بات کسی پر نہیں ٹھونسی۔

احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ دیش بھر میں ان کے تقریباً پانچ لاکھ پیروکار ہیں تمام بڑے بڑے شہروں میں ان کے مشن ہیں۔ جہاں مذہبی تعلیمی اور علمی کام ہوتا ہے ان کا صدر مقام شمالی پنجاب کے گورداسپور ضلع کا قصبہ قادیان ہے۔

(بحوالہ روزنامہ ہند سماچار مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۹۵ء)

پانچ احمدی صحافیوں کو سزائے موت

واشنگٹن ۹؍اپریل (پی ٹی آئی) صحافیوں کو تحفظ دینے والی کمیٹی نے ۱۹۹۴ء میں صحافیوں پر ہونے والے حملوں کے بارے میں عالمی سطح کا جائزہ لیا اور یہ پایا کہ ۱۹۹۴ء کے دوران پاکستان میں ۵ احمدی فرقہ سے تعلق رکھنے والے صحافیوں کو توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت دینے کے قانون کے تحت سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہے۔

کمیٹی نے کہا ہے کہ پاکستان کا توہین رسالت توہین کے تحت ۵ احمدی صحافیوں کو مجرم قرار دیا گیا جو کہ احمدی فرقہ کے پیروکار ہیں اور پاکستان میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ ان صحافیوں پر الزام ہے کہ انہوں نے غیر مسلم ہونے کے باوجود خود کو ایک مسلمان کے طور پر ظاہر کیا اور ایسا کر کے انہوں نے اکثریتی فرقہ کا دل دکھایا اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی۔

(بحوالہ ہند سماچار مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۹۵ء)

پاکستان میں ایک احمدی کو پتھر مار مار کر مار ڈالا

پشاور۔ پاکستان ۱۰؍اپریل (رپوٹر) آئینی شاہدوں کے مطابق کل شمالی مغربی فرنٹیئر صوبہ میں مسلم انتہا پسندوں کی طرف سے ایک احمدی کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ جبکہ دوسرے احمدی کو شدید طور پر زخمی کر دیا گیا۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب شب قدر قصبہ میں عدالت میں ایک شکایت کی سنوائی چل رہی تھی جس کے تحت دو احمدیوں راشد اور ریاض پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ ایک دیگر شہری دولت خان کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار دیئے گئے فرقہ احمدیہ کی تبلیغ کر کے اسے احمدی بنانے کی کوشش کر رہے تھے

اس طرح اسلام آباد سے یو این آئی کی اطلاع کے مطابق دو احمدی توہین رسالت کے الزام میں عدالت میں پیش کئے گئے تھے اور اس موقعہ پر دیگر احمدی جو کہ عدالت میں انکی ضمانت پیش کرنے کے لئے گئے تھے جسکو مجسٹریٹ نے نامنظور کر دیا تھا۔ تو جیسے ہی وہ دو احمدی عدالت سے باہر آئے ایک مشتعل ہجوم جو کہ پہلے سے ہی وہاں جمع تھا۔ ان پر لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ آور ہو گیا اور ان کو عدالت کی حدود سے گھسیٹ کر باہر لے گیا۔ اس حملہ میں راشد کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ جبکہ ریاض کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔

قابل ذکر ہے کہ کل کا یہ حادثہ اس وقت رونما ہوا جبکہ پاکستان کی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو امریکہ کے دورہ پر ہیں اور امریکہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ وہ ایک آزاد خیال اسلامی رہنما ہیں جنکی بنیاد پرست لیڈر شدید مخالفت کرتے ہیں۔ پاکستان میں تحفظ حقوق انسانی کمیٹی کے سرگرم کارکنوں نے بتایا کہ پاکستان میں کئی شہری ایسے ہیں جو توہین رسالت کے مقدمات میں الجھائے گئے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ پاکستان کے بنیاد پرستوں کے تشدد اور شر کا نشانہ بننے سے بچنے کے لئے اور جان کے تحفظ کے لئے مغربی ممالک میں پناہ گزیں ہونے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ ابھی حال ہی میں پاکستان میں دو عیسائیوں پر توہین رسالت کا مقدمہ چلا کر انہیں سزائے موت دی گئی تھی۔ مگر ہر طرف سے شور اٹھنے کی وجہ سے پنجاب ہائی کورٹ لاہور نے ان عیسائیوں پر سے توہین رسالت کا مقدمہ واپس لے لیا اور اب وہ دونوں عیسائی جرمنی میں پناہ گزیں ہیں۔ یاد رہے کہ پاکستانی خاتونوں کے کٹر پن اور تشدد آمیز رویہ کے سبب ہزاروں احمدی بھی جرمنی میں پناہ گزین ہیں۔ پاکستان میں مقیم احمدیہ فرقہ کے پیروکاروں پر بھٹو کے دور اقتدار میں مظالم شروع ہوئے جبکہ بھٹو نے اپنی کابینہ کی منظوری سے کر احمدیوں کو کافر قرار دیا تھا۔ لیکن اس نفرت انگیز رویہ میں اس وقت شدت آئی ہے جب جنرل ضیاء الحق نے پاکستان کی باگ ڈور سنبھالی اور پھر علماء کے دباؤ کے تحت احمدیوں پر مزید سختیاں شروع کر دیں اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ ۱۹۸۴ء میں ضیاء الحق نے احمدیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر مکمل پابندی لگا دی جس کے تحت احمدیوں کو نہ نمازیں پڑھنے کی اجازت ہے نہ اذانیں دینے کی اجازت ہے۔ نہ کلمہ توحید پڑھنے کی اجازت ہے نہ ایک دوسرے کو یا کسی دوسرے مسلمان کو السلام علیکم کہنے کی اجازت ہے اور نہ مسجدوں میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔

قابل ذکر ہے کہ اس کے بعد پاکستان میں بہت سے مقامات پر احمدیوں کی بہت سی مساجد توڑ دی گئیں اور قرآن پاک کے نسخوں کو پیروں میں روندا گیا آج بھی بہت سے احمدی توہین رسالت قانون کے تحت جیلوں میں بند ہیں اس وقت دنیا میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے (بحوالہ روزنامہ ہند سماچار مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۹۵ء)

بقیہ اداریہ صفحہ نمبر ۲

اُس مقام پر روئیدگی و تازگی میں تقویت ہوئی۔ خواہ وہ کوفہ کا میدان ہو یا افغانستان کا شہر کابل ہو یا صوبہ سندھ ہو یا کوئی اور مقام ہو خدا تعالیٰ نے شہید کے ایک ایک خون کے قطرے کے بدلے کئی کئی پھول عطا کئے ہیں اور معصومین کا خون ایسا رنگ لایا کہ ظالموں اور سفاکوں کو خدا نے اسی دنیا میں ذلیل و رسوا کر دیا اور جس جس مقام پر یہ واقعات رونما ہوئے وہاں ایسی تباہی آئی کہ انسان لرز اٹھتا ہے اور ابھی بھی حالات اتنے کشیدہ ہیں کہ باوجود عالمی سطح پر کوشش کرنے کے امن قائم ہوتا نظر نہیں آتا مسلمان مسلمان کا دشمن بن گیا ہے۔ لاکھوں لوگ اب تک مارے جا چکے ہیں اربوں کا نقصان ہو رہا ہے۔ افرا تفری کا عالم ہے یہاں تک کہ خوراک اور دوائیوں کی قلت ہو گئی ہے۔

ہم یہ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ افغانستان میں جو تباہی و بربادی ہوتی چلی آ رہی ہے وہ حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہیدؓ اور مولوی عبد الرحمن صاحب شہیدؓ کو بے دردی سے سنگسار کر کے شہید کرنے کی بدولت ہے۔ اسی طرح سندھ صوبہ میں جو افرا تفری کا عالم ہے اور بدامنی کی لہر ہے وہ یقیناً معصوم احمدیوں کی شہادت کا نتیجہ ہے۔

جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات
جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما (حضرت مسیح موعودؑ)

یہ ایک عجیب بات ہے کہ پاکستان کے سیاسی مولویوں کی پیروی میں آہستہ آہستہ ہندوستان میں بھی بعض خشک مُلّاں اس امر کے لئے کوشاں اور بیتاب ہیں کہ یہاں بھی احمدیوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جو پاکستان میں کیا گیا۔ اس کی ایک جھلک بھاگلپور کے محلہ برہ پورہ میں ایک سال قبل رونما ہوئی جب شرپسندوں نے احمدیہ مسجد پر بم پھینکا اور جماعت کے خلاف جلسہ کر کے لوگوں کو اُکسایا اور حال ہی میں مہاراشٹر کے شہر مالیگاؤں میں اس کی دوسری جھلک سامنے آئی جب شرپسندوں نے ۱۹ احمدی افراد کو مارا پیٹا اور شدید زخمی کر دیا۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے یہاں سیکولرازم اور جمہوریت ہے۔ یہاں ہر آدمی معروف اور مناسب رنگ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ قانون کے اندر رہتے ہوئے تبلیغ کا کام کیا اور امن کو قائم رکھنے کے لئے کوشاں رہی کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ جماعت نے اپنے ہاتھ میں قانون کو لینے کی کوشش کی نہ کبھی کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دیتی ہے یہ ایک حقیقی اسلامی روحانی جماعت ہے سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو LOVE FOR ALL HATERED FOR NON محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ ابتداء سے جماعت احمدیہ محبت و بھائی چارہ پر زور دیتی چلی آ رہی ہے نیز یہ کہ اس زمانہ کا امام الزمان آ چکا ہے مسیح موعودؑ کا ظہور ہو چکا ہے اس کے علاوہ جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اسلام یا حکومت کے خلاف نہ تو کبھی لٹریچر تقسیم کیا ہے نہ ایسا کرنے کی اجازت دے گی۔ جہاں تک مالیگاؤں میں لٹریچر تقسیم کرنے کا سوال ہے جس کا ذکر اخباروں میں آیا ہے تو یہ لٹریچر احمدیت کے پیغام پر ہی مشتمل ہے نہ کہ اسلام کے کسی پہلو کے خلاف۔ اگر ہے تو ثبوت دیں کیا مالیگاؤں میں احمدیوں نے قانون کو ہاتھ میں لیا یا شرپسند عنصر نے؟ لہٰذا اس معاملہ کی تحقیق ہونی چاہیئے تاکہ مجرم کو کڑی سزا دی جا سکے۔ یہ مفاد پرست لوگ ہیں جو اس قسم کے کام کرتے ہیں اور معصوم لوگوں کو پریشان کرتے ہیں۔ لہٰذا اس موقعہ پر حکومت کے اعلیٰ حکام طبقہ شرفاء بالخصوص برادران اسلام سے ہماری اپیل ہے کہ شہریوں کے کسی طبقہ پر بھی ظلم ہو خواہ وہ کوئی ہو۔ خاموشی اختیار نہ کریں بلکہ اس کے خلاف آواز بلند کریں کیونکہ اگر خاموشی اختیار کی گئی تو یہ آگ بھڑک گی۔ اور پھر آہستہ آہستہ سارے ملک میں پھیلے گی پھر اس کو بجھانا مشکل ہو گا۔ دیش کی بھی بدنامی ہو گی۔

پس اے معاندو جماعت احمدیہ تو ایک منظم اور فعال جماعت ہے ایسی مذموم اور ذلیل حرکتوں سے تم جماعت احمدیہ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے نہ اب تک بگاڑ سکے ہو بلکہ تم اپنی عاقبت کو ہی بگاڑتے چلے جا رہے ہو۔

جماعت احمدیہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی پر ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم خدا کے بندے ہیں اور خدا کے مومن بندے ہیں ہم ہلاکتوں سے زندگیاں نچوڑنا جانتے ہیں اس لئے یہ جتنی ہلاکتیں ہمارے لئے تجویز کریں گے اتنی ہی زیادہ ہم زندگی کا رس ان ہلاکتوں سے نچوڑ لیں گے۔ وہ رس ہمیں مزید زندہ کرتا چلا جائے گا۔" (خطبہ جمعہ ۲۱ر نومبر ۱۹۸۶ء)

کھڑے ہوں روز محشر میں راستبازوں کی قطاروں میں
ہمارا نام بھی شامل ہو تیرے جانثاروں میں

محمد یوسف انور
قائمقام ایڈیٹر

تصحیح: بدر کے ۱۳ر اپریل کی اشاعت میں صفحہ ۹ پر سہواً حفیظ احمد صاحب گجراتی کے والد کا نام عبد القدیر لکھا گیا ہے جبکہ عبد العزیز ہے احباب درست کر لیں۔ (ادارہ)

طالبِ دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN:- LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A, JAWAHARLAL NAHRU ROAD
CALCUTTA - 700081.

C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

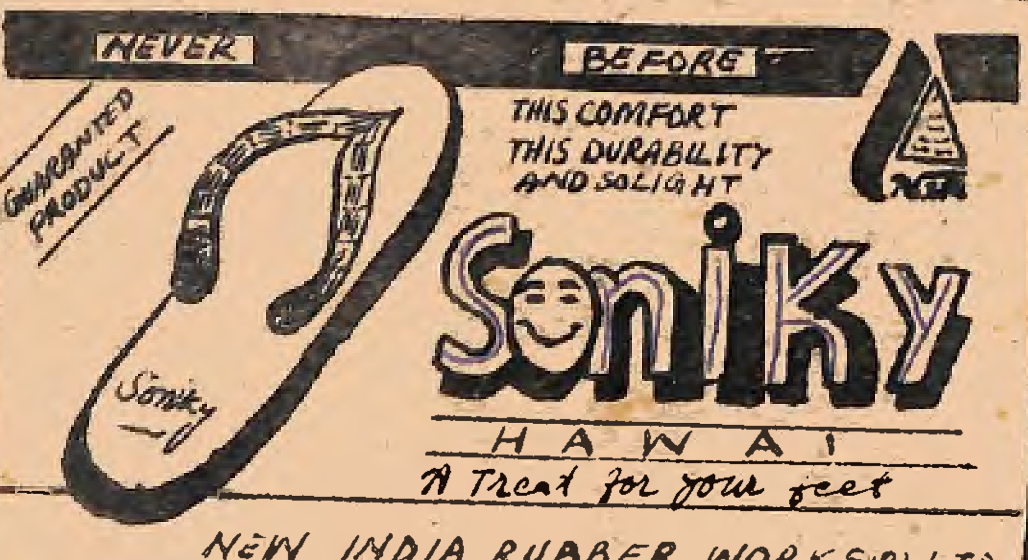

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
34A, DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD
CALCUTTA- 15

FOR
DOLOO SUPREME
CTC TEA
IN 100 GMS & 200 GMS POUCHES
Contact:- TAAS & CO.
P-48, PRINCEP STREET, CALCUTTA, 700072.
PHONES :- 263287, 279302.

साप्ताहिक 'बद्र'
क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :-
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :-
मुहम्मद नसीम खान
क़ुरैशी मुहम्मद फ़ज़लुल्लाह

हिन्दी भाग वर्ष 2 20 अप्रैल, 1995 अंक 16

कर्मों का फल

"और जो लोग अपने धन को अल्लाह की प्रसन्नता प्राप्त करने के लिए तथा अपने आप को मजबूत करने के लिए ख़र्च करते हैं, उन के खर्च की हालत उस बाग़ की हालत जैसी है जो ऊंचे स्थान पर हो और उस पर तेज वर्षा हुई हो जिस के कारण वह अपना फल दोगुना लाया हो और (उस की यह हालात हो कि) यदि उस पर जोर की वर्षा न भी हो तो थोड़ी सी वर्षा ही (उस के लिए काफी हो जाए) और जो कुछ तुम करते हो अल्लाह उसे देख रहा है।

क्या तुम में से कोई व्यक्ति चाहता है कि उस का खजूरों और अंगूरों का एक बाग़ हो जिस के नीचे नहरें बहती हों और उसे उस में से सब प्रकार के फल मिलते रहते हों तथा उसे बुढ़ापे ने भी आ घेरा हो और उसके छोटे छोटे बच्चे हों फिर उस बाग़ पर एक ऐसा बगोला चले जिस में आग (जैसी गर्मी) हो और वह बाग़ जल जाए। (देखो।) अल्लाह तुम्हारे भले के लिए इस प्रकार अपने आदेश वर्णन करता है ताकि तुम सोच-विचार (से काम लिया) करो।

परमात्मा से सम्बन्ध

हज़रत अबुहुरैर: (अल्लाह उन से राज़ी हो वर्णन करते है कि हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लअम ने फ़रमाया, "अल्लाह क़ियामत के दिन फ़रमाएगा, हे आदम के पुत्र। मैं रोगी था किन्तु तू ने मुझे न पूछा। इस पर वह कहेगा तू तो सब का पालनहार है तू कैसे रोगी हो सकता है और मैं किस तरह तुझे पूछता। अल्लाह फ़रमाएगा क्या तुझे यह मालूम नहीं हुआ था कि मेरा अमुक भक्त रोगी है किन्तु तू उस के उपचार के लिए नही गया था। क्या तुझे यह समझ न आई कि यदि तू उस के उपचार के लिए जाता तो मुझे उस के निकट पाता और उस का उपचार मेरा उपचार होता। हे आदम के पुत्र मैंने तुझ से भोजन मांगा किन्तु तू ने मुझे भोजन न दिया। इस पर वह कहेगा, हे मेरे रब। तू तो सब को पालने वाला है। भोजन से बेपरवाह है। मैं तुझे कैसे भोजन कराता। अल्लाह फ़रमाएगा क्या तुझे मालूम नहीं कि मेरे अमुक भक्त ने तुझ से भोजन मांगा था किन्तु तू ने उसे भोजन नहीं दिया था। क्या तुझे यह समझ न आई कि यदि तू ने मेरे उस भक्त को भोजन कराया होता तो वास्तव में मुझे ही भोजन कराया होता। हे आदम के पुत्र। मैंने तुझ से पीने के लिए पानी मांगा परन्तु तू ने मुझे पानी नहीं दिया वह कहेगा हे मेरे रब। तू तो सब को पालने वाला है। तुझे तो पानी पीने की इच्छा नहीं होती इस लिए मैं तुझे कैसे पानी पिलाता। अल्लाह फ़रमाएगा मेरे अमुक भक्त ने तुझ से पानी मांगा था किन्तु तू ने उसे पानी नही दिया था। क्या तुझे यह समझ न आई कि यदि तू उसे पानी पिलाता तो वास्तव में मुझे ही यह पानी पिलाया होता और इस का शुभ फल मैं तुझे देता।"

मानवजाति से सहानुभूति

"हमारा यह नियम है कि सम्पूर्ण मानव-जाति से सहानुभूति करो यदि एक व्यक्ति अपने पड़ौसी हिन्दू को देखता है कि उस के घर में आग लग गई और यह नहीं उठता ताकि आग बुझाने में में सहायता करे तो मैं सच सच कहता हुं कि वह मुझ से नहीं है। यदि एक व्यक्ति हमारे मुरीदों (शिष्यों) में से देखता है कि एक ईसाई का कोई वध करता है और वह उसके छुड़ाने के लिए सहायता नहीं करता तो मैं तुम्हे बिल्कुल स्पष्ट कहता हूं कि वह हम में से नहीं है।"

(रुहानी ख़ज़ायन भाग-12, पृष्ठ 28 सिराज-ए-मुनीर)

"मैं समस्त मुसलमानों और ईसाइयों और हिन्दुओं और आर्यों पर यह स्पष्ट करता हुं कि संसार में मेरा कोई शत्रु नहीं है। मैं मानव समाज से ऐसा प्रेम करता हूं कि जैसे एक कृपालु माता अपने बच्चों से अपितु उससे बढ़कर मैं उन मिथ्या आस्थाओं का शत्रु हुं जिनसे सत्यता का हनन होता है। मनुष्य की सहानुभूति मेरा कर्तव्य है और झूठ और शिर्क (ईश्वर को छोड़ कर सृष्टि की उपासना करना) और अत्याचार तथा दुराचरण से घृणा मेरा सिद्धान्त।"

(रुहानी खजायन भाग-17, पृष्ठ 344 अर्बईन भाग, 1, पृष्ठ 2)

संवेदनापूर्ण उपदेश :-

जमाअत अहमदिया के संस्थापक हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद साहिब क़ादियानी अलैहिस्सलाम के उस करुणामय उपदेश को ध्यानपूर्वक पढ़िए :

"हे प्रियजनो। प्राचीन अनुभव और बार-बार के परीक्षणों ने इस बात को सिद्ध कर दिया है कि विभिन्न कौमों के नबियों और अवतारों को अपमान से याद करना और उनके विषय में अपशब्द कहना एक ऐसा विष है जो अन्ततः न केवल शरीर को नष्ट करता है, अपितु आत्मा को भी हताहत करके आध्यात्मिक और सांसरिक जीवन को नष्ट-भ्रष्ट करता है। वह राष्ट्र कभी सुखपूर्वक नहीं रह सकता जिसके वासी एक-दूसरे के धर्म-गुरुओं की बुराईयां और मान-हानि करने में व्यस्त हैं और उन कौमों में कदापि सच्ची एकता नहीं हो सकती जिन में से एक कौम अथवा दोनों एक-दूसरे के नबी या ऋषि या अवसर को बुराई और अपशब्द के साथ याद करते रहते हैं। अपने नबी या गुरु का अपमान सुन कर कौन उत्तेजित नहीं होता? हार्दिक शुद्धता जिसे वास्तव में शुद्धता कहना चाहिए उसी स्थिति में पैदा होगी जब कि आप लोग वेद और वेद के ऋषियों को सच्चे मन से ख़ुदा की और से स्वीकार कर लोगे। इसी प्रकार हिन्दू लोग भी अपनी संकीर्णता को त्याग कर हमारे नबी हज़रत मुस्तफ़ा अलैहि वसल्लम की नबुव्वत की पुष्टि कर लेंगे। (पैग़ामे-सुलह)

ईश्वर संलाप की तीन श्रेणियां

(भाग-3)

वास्तव में इस प्रकार की विचारधारा न केवल धर्म के विश्वास को खोने वाली है अपितु भ्रम एवं कुविचार तथा परमेश्वर के प्रति ढिठाई को इतना बढ़ाने वाली है कि इस प्रकार के विचार रखने वालों के लिये भय है कि वे थोड़े-थोड़े धोके से एक नवीन धर्म बना ले एवं वास्तविकता से दूर जा कर स्वयं भी ठोकर खाएं एवं दूसरों को भी ठोकर खिलाए। स्वयं भी पथभ्रष्ट हों और दूसरों को भी पथभ्रष्ट करे।

इसमें कोई सन्देह नहीं कि शाब्दिक ईशवाणी के विषय में भी कछ लोगों को भ्रम हो सकता है क्योंकि मस्तिष्क की कुछ त्रुटियां ऐसी भी हैं कि जिनके कारण मनुष्य को नाना प्रकार के दृश्य दीख पड़ते हैं अथवा कई बार शब्द भी सुनाई पड़ते हैं किन्तु इसमें एक सुरक्षित पक्ष भी है। वह यह कि ईशवाणी के इस रुप में तो उसी को धोका लग सकता है जो पागल हो एवं उस के मस्तिक में विकार हो। किन्तु प्रथम प्रकार की ईशवाणी में तो एक साधारण सी भ्रांति द्वारा पूर्ण रुप से समझदार मनुष्य अपनी विचारधारा को ईशवाणी समझ सकता हैं एवं उसके धोके तथा भ्रम को दूर करने का कोई साधन ही उसके पास शेष नहीं रहता

अस्तु जैसा कि मैं बता चुका हूं कि यह भ्रांति कि ईशवाणी हृदय के भावों का नाम है ईशवाणी से दूरी के कारण हुई है। यदि ऐसे लोगों को परमेश्वर की वाणी एक बार भी प्राप्त होती तो ये उस धोके में न पड़ते और समझ जाते कि परमेश्वर हृदय को कंपा देने वाले एवं साथ ही हृदयाकपंक ध्वनि वाले शब्दों में वाणी को अवतरित करता है जिसे उसके भक्त उसी प्रकार श्रवण करते है जिस प्रकार दूसरी वार्ता को। उसमें किसी में विचार या कल्पना के समिश्रण की आशंका नहीं हो सकती। परमेश्वर की कृपा से इस निबन्ध के लेखक को भी इस मार्ग का अनुभव है एवं अपने अनुभवों के आधार पर कह सकता है कि परमेश्वर की वाणी शब्दों में अवतरित होती है केवल विचार रुप में नही।

इस स्थान पर यह भी स्मरण रखना चाहिए कि पवित्र कुर्आन के निकट प्रत्येक ईशवाणी अथवा स्वप्न या 'कश्फ़' परमेश्वर की ओर से नहीं होता अपितु इस्लाम इस बात को स्वीकार करता है कि ईशवाणी अथवा स्वप्न के कई रुप होते है। अतः पवित्र कुर्आन में परमेश्वर का कथन है :-

हम उस निर्मूल बेल को साक्षी के रुप में उपस्थित करते हैं जो बिना मूल के गिर जाती है। जिस प्रकार वह बेल जिस की मूल न हो और यदि वह ऊंची हो तो गिर जाती है। इसी प्रकार जो व्यक्ति अवतार की घोषणा में मिथ्याभाषी होता है चाहे वह ईशवाणी बनाने वाला हो अथवा धोका खाया हुआ हो : चूंकि उसकी शिक्षा की मूल उस आध्यात्मिक ज्ञान पर नहीं होती जो किसी आध्यात्मिक सम्प्रदाय को स्थिर रखने के लिए आवश्यक है। अतएव जब उसका सम्प्रदाय उन्नति करने लगता है तो उसमें पतन के चिन्ह उत्पन्न होने लग जाते है एवं वह सम्प्रदाय उन्नति प्राप्त नहीं कर सकता अर्थात् एक स्थाई धर्म का रुप धारण करने से पूर्व उसका पतन प्रारम्भ हो जाता है वह दुसरे धर्मों के समक्ष अपना शीश ऊंचा करके खड़ा नहीं हो सकता अपितु जबकि वह अभी एक पार्टी के ही रुप में होता है कि उसका शीश नीचे हो जाता है पुनः कथन है कि तुम्हारा साथी पथभ्रष्ट नहीं हुआ और न वह धृष्टतापूर्वक यह घोषणा करता है। अर्थात् न उसको धोका लगा है। और न यह जानते हुए कि मुझे कोई ईशवाणी नही होती धोकेबाजी से ईशवाणी बनाता है। न ही वह अपनी इच्छानुसार वार्ता करता है। अर्थात् ऐसा नही हुआ कि उसकी इच्छाओं ने उसके सम्मुख कुछ दृश्य बना कर दिखलाए हों और यह उनको ईशवाणी समझ बैठा हो अपितु उसको ईशवाणी हुई हैं जो किसी और शक्ति ने की है किन्तु यह सन्देह न करना कि शैतान (असुर) की ओर से वाणी का अवतरण हुआ है अपितु उसकी ईशवाणी अवतरित करने वाला वह सर्वशक्तिमान परमेश्वर है जिसके हाथ में सब कुछ है अतः वह अपनी शक्ति के प्रदर्शन से इस बात को सिद्ध कर देगा कि उसकी ईशवाणी सत्य है एवं उस सर्वशक्तिमान परमेश्वर की ओर से है। उसका सम्प्रदाय बढ़ेगा एवं तने वाले वृक्ष के समान वह ऊंचा होगा एवं नाना प्रकार के स्वभाव रखने वाले एवं भांति-2 के ज्ञानवान लोग इसमें प्रविस्ट होंगें एवं युग इस को मिटा नही सकेगा तथा अन्य बड़ी बड़ी जनसंख्या वाले धर्मो के सम्मुख अपने शीशा को ऊंचा करके खड़ा होगा और उन में उसकी गणना होगी।

इस आयात में ईशवाणी के चार भेद वर्णन किए गए हैं एक वह ईशवाणी होती है जिसके स्रोत का पता लगाना मनुष्य के लिए लिए कठिन होता हैं अर्थात् जो मस्तिम के विकार का परिणाम होता हैं। दुसरा भेद ईशवाणी का वह हैं जो अपने मन में उत्पन्न हुई इच्छाओं का परिणाम होता है और मनुष्य विचार करे तो विदित हो सकता है कि जो विचार या भाव मेरे हृदय में उत्पन्न हुए थे उन्हीं के अनुसार मैंने दृश्य देख लिया है ईशवाणी का तीसरा रुप शैतानी वाणी है अर्थात् जिसमें आध्यात्मिकता के विरुद्ध अधार्मिकता तथा दुराचार की शिक्षा होती है। चोथे प्रकार की ईशवाणी वह है जो परमेश्वर की ओर से अवतरित होती है।

अतः जब मैं कहता हूं कि ईशवाणी को इस्लाम परमेश्वर का सम्मिलन तथा उसके दर्शन का एक साधन बताता है तो इस से मेरा तात्पर्य यह नहीं कि प्रत्येक स्वप्न तथा प्रत्येक ईशवाणी ऐसी है। मे इस बात को स्वीकार करता हूं एवं पवित्र कुर्आन नवीन खोजों से बहुत पहले स्वप्नों के विषय में बता चुका है कि इसके दो प्रकार प्राकृतिक हैं एक वे स्वप्न जो मास्तिष्क के विकार के के परिणाम में आते है एवं दूसरे वे जो मन की इच्छाओं की पुति में सम्भूत होती हैं अपितु मेरा अभिप्राय केवल उन ईशवाणियों से हैं जो परमेश्वर की ओर से अवतरित होती हैं एवं मन की इच्छाओ से उत्पन्न होने वाली ईशवाणियों से श्रेष्ट होती हैं।

किन्तु चूंकि ईशवाणी के और भी भेद हैं अतएवं सर्वसाधरण ईशवाणी भी ब्रह्मज्ञान के लिए इतनी लाभप्रद नहीं क्योंकि सम्पूर्ण ब्रह्म ज्ञान के लिए साधन भी ऐसा निश्चित एवं विश्वसनीय होना चाहिए कि जो अपने आप में सम्पूर्ण हो एवं उसके पश्चात् सन्देह की कोई बात ही शेष न रहे।

स्मरण रखना चाहिए कि मैंने सर्वसाधरण ईशवाणी के शब्द का प्रयोग इस लिए किया है कि उपयुक्त सन्देह केवल सर्वसाधारण ईशवाणी के विषय में उत्पन्न हो सकते हैं अन्यथा प्रार्थना की भांति ईशवाणी एवं ईशवार्ता की भी एक ऐसी श्रेणी है जो तीसरे प्रकार का ब्रह्मज्ञान उत्पन्न करता है एवं जिसे इस तीसरे प्रकार के नीचे वर्णन किया जाएगा अन्यथा सर्वसाधरण ईशवाणी दुसरे प्रकार का ब्रह्मज्ञान तो उत्पन्न कर सकता है अर्थात् दृष्टिगत-ज्ञान तक तो पहुंचा देता है किन्तु उसके ऊपर नहीं ले जाता।

तृतीय श्रेणी : भक्त का परमेश्वर के गुणों में रंगीन हो जाना

ईश्वर संलाप की दो श्रेणियों के वर्णन करने के पश्चात् अब मैं तीसरे प्रकार का उल्लेख करता हूं। इस्लाम इस प्रकार के ब्रह्म ज्ञान अर्थात् प्रयोगात्मक-ज्ञान अथवा निश्चयात्मक-ज्ञान के उत्पन्न करने की भी घोषणा करता है एवं उस पर बड़ा बल दे कर अपनी घोषणा तथा दायित्व को वास्तविकता करता है अतः मुसलमानों को आदेश है कि कि पांचो नमाजों में दिन रात में कोई चालीस पचास बार यह प्रार्थना परमेश्वर से किया करे कि हे परमेश्वर तू हमें सीधे मार्ग का पथ प्रदर्शन करे। (शेष बाद में)

बब्बल प्रैस कादियां, फोन 20121 घर 20611

प्रिन्टर व पब्लिशर मुनीर अहमद हाफिज़ाबादी